उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम वैदिक सन्ध्या

लेखक लक्ष्मण आर्य उपदेशक

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 1594

اوم

بنی نوع انسان کیلئے واحد طریق عبادت

ویدک سندھیا

لکھشمن آریوپدیشک

آریہ ساہتیہ پستکالیہ دہلی کے لیئے

جید برقی پریس دہلی میں چھپوایا
قیمت فیجلد تین آنے

یجر وید کا اردو ترجمہ

دادھیائے اوّل، اصل منتر سنسکرت جار دو میں لفظی معنے ویکم اور بامحاورہ اردو
ترجمہ دیا گیا ہے اور اس کے بعد واضح تشریح کی گئی ہے ویدوں کی حقیقی عظمت
کو مخالفین تک کے دلوں میں نقش کرنے والا اور تمام متعصبانہ اعتراضات کی
گنجایش مٹانیوالا ترجمہ ہر طالب حق سے عموماً اور ہر ویدک دہرمی سے خصوصاً
مطالعہ کیا جانے کے قابل ہے قیمت ۸ر

براہین آلاریہ مذہبی مسائل متنازعہ کے متعلق باہمی فیصلہ کرنے میں حوالہ جات
تسلیم نہیں کئے جاتے الہام جدا جدا مانے جا رہے ہیں لیکن حق و باطل کی تمیز میں
عقل کی کسوٹی سب کے لیئے مشترکہ ہے اس لیئے اس کتاب میں۔ ایشور۔ جیو۔
پرکرتی آواگون۔ الہام۔ وید۔ بائبل۔ قرآن۔ مرتک شرادھ۔ مورتی پوجا۔ ہون
یگیہ۔ تیرتھ یاترا۔ حج۔ نیوگ کے مضامین پر زبردست عقلی دلائل یکجا جمع کی گئی
ہیں براہین ساطع و دلائل قاطع کا یہ گویا بیش بہا مجموعہ ہے ۸ر ہندی پر طبع ...

ویدک سدہانتوں کی ویاپکتا مصنفہ لکشمن آریوپدیشک کتاب ...
مثل دریا بہ کوزہ تمام مشہور مذاہب کے اعتقادات کا نچوڑ نیز باہمی مقابلہ و مو...
ہے۔ جو ہر مخالف و موافق کو یقین دلاتا ہے کہ تمام سچے اصولوں کا منبع ماخذ یا...
وید و ویدک سدہانت ہی طرز بیان یا زبان وغیرہ کے اختلاف سے بدلی یا بگڑی ہوئی
شکل میں تمام مذاہب میں مانے جا رہے ہیں قیمت ۶ر

رشی جیون کتھا زمانہ حال کے بے نظیر مذہبی ریفارمر مہارشی دیانند سرسوتی کی زندگی
کے تمام سبق آموز واقعات کا یہ خاص باترتیب مجموعہ ہے جو استری پرش بالک کیسا...
سکیلئے نہایت کارآمد ہے ہندی ۱۳ر اردو ۱۰ر پتہ۔ منیجر آریہ ساہتیہ پستکالیہ ٹرک...

اوم

۱۔ ایشور بھگتی یا عبادت الٰہی کی ضرورت

انسان روح اور جسم کا میل ہے جسم مادی ہے۔ اس کی ضروریات مادی سامانوں سے پوری ہوتی ہیں۔ روح غیر مادی ہے۔ اس لیئے روحانی ضروریات کیلئے چیتن پرماتما کی بھگتی ضروری ہے۔

بھوک کا علاج غذا ہے اور بیماری کا دوا۔ تھکان نیند یا آرام سے دور ہوتی ہے تو پیاس پانی سے کافور ہوتی ہے۔ سردی کو آگ یا دھوپ ہٹاتی ہے تو گرمی کو بارش گنواتی ہے بعینہ روحانی کمزوریوں کا علاج عبادت الٰہی ہے

اندھا راہ نہیں دکھا سکتا اور جاہل علم نہیں سکھا سکتا۔ ویسے ہی انسان خود دکھوں میں مبتلا اور نجات کا محتاج و متلاشی ہے۔ وہ دوسروں کی مخلصی نہیں کرا سکتا۔ اسکے لیئے فطرتاً آزاد یا مکت سوبھاو بھگوان کی ہی قرابت چاہیئے۔

دھن ملتا ہے دھنوان سے علم ملتا ہے ودوان سے روشنی ملتی ہے سورج بھگوان سے اور لوہا ملتا ہے کان سے۔ جو کچھ جہاں ہے وہیں سے ملتا ہے آتما کو اوصاف حمیدہ کی ضرورت ہے یا علم و راحت حقیقی کی چونکہ تمام نیک اوصاف کا منبع و مخزن اور گیان اور آنند سروپ مجسم وہی بھگوان ہے اس لیئے اسکی صحبت سے آتما کا واستوک کلیان ہے بعض کہتے ہیں کہ خدا نے انسان کو اپنی عبادت

کیلئے بنایا ہے۔ لیکن ایشر بے غرض اور غیر محتاج ہے تعریف سے خوش اور مذمت سے ناراض نہیں ہوتا اس لئے صحیح صرف یہ ہے کہ انسانی قالب کی انتہائی کامیابی عبادت الہی سے ہے جسم اور اس کی ضروریات سب عارضی ہیں۔ پایدار ہستی محض اسکا ساتھی آتما ہے۔ اسکی ضروریات کو بھولنا اور وشئے بھوگ میں دوڑ دھوپ کرنا وہی بات ہے کہ تلوار کو چمکانا اور تیز کروانا اور سپاہی کو فاقوں مروانا۔ مکان کی آرایش پیرایش مگر مکاندار کو نہ برتن نہ خوراک نہ کھاٹ نہ پوشاک سچ پوچھو تو جسمانی ضروریات کو قربان کر کے بھی روح کی حفاظت کرنی چاہیئے جس کا مقدم طریق عبادت الہی ہے اور جو اسی لئے مقدم ترین فرض انسانی ہے

۲۔ ویدک سندھیا افضل ترین طریق عبادت ہے

بھگتی کی اصل اور انتہائی غرض ایشور پراپتی ہے بہ استثنائے سندھیا کے تمام مروجہ طریقہ ہائے عبادت اس غرض کی تکمیل میں معاون ہونیکی بجائے اسکے مخالف ہیں۔

(۱) بعض نام کے جاپ پر زور دیتے ہیں۔ اللہ۔ رسول۔ رام۔ کرشن۔ ایشور۔ واہگورو وغیرہ الفاظ کو بار بار بولنا ان کی بھگتی ہے۔ لیکن اول تو کئی نام انسانوں کیلئے ہیں دوم نام یا لفظ کے ارتھ یا نام کی بنیادی صفت کا گیان نہیں ہوتا۔ اسلئے طوطے کی رٹ اور ان کا جپ ایک برابر ہے

اگر اُنہیں کا گیان بھی ہو۔ تو اس سے محض اچھے بھاو یکت لفظ بولنے
کی عادت ہوتی ہے ایشور پراپتی نہیں نہ وہ بانی کا وشے ہے
نہ جڑ زبان سے گرہن ہو سکتا ہے

(۲) بعض مورتی پوجتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی آنکھ کو
لکڑی یا پتھر یا دھات کی انسانی یا حیوانی شکل نظر آتی ہے
ایشور کی نہ کوئی مورتی بنی نہ وہ آنکھ کا وشے تب مورتی پوجا
کو ایشر بھگتی کیسے کہیں۔ وِدوان تو اس سے جڑ بدھی ہونا
مانتے ہیں۔

(۳) اسلام وغیرہ مذاہب میں مختلف قسم کی نمازیں مروج
ہیں۔ انھیں بھی اٹھنا بیٹھنا جھکنا بولنا وغیرہ جسمانی حرکتیں
ہیں جو عبادت الٰہی میں فضول ہی ہیں کیونکہ جڑ شریر یا اس کا
کوئی انگ ایشور کو ملنے والا نہیں۔

(۴) پانی یا آئینے میں حرکت ہونے پر عکس نظر نہیں آتا ایسے
ہی جسمانی حرکات ایشور کی طرف توجہ نہیں ہونے دیتیں
پس نماز یا مورتی پوجا عبادت میں بگھن سے ہیں۔

(۵) مورتی پوجا ایشر پراپتی کا ذریعہ بھی نہیں۔ میل وہاں
ہو گا جہاں دونوں ہوں گے۔ مورتی میں ایشور موجود
مگر ہمارا آتما غیر موجود ہے پس میل کیسا۔ ہاں انسان کے
اندر آتما اور پرماتما دونو ہیں پس وہی جگہ بھگتی کیلئے موزوں ہے
اور یہی سندھیا کا مدعا ہے

(۶) یہ خیال کہ جسمانی حرکات اپنے پرتی ندھی من کے ذریعے

آتما کرا تا ہے لہذا مورتی پوجا وغیرہ کو آتما کی ہی بھگتی کہنا چاہیے ٹھیک نہیں کیونکہ اندریون کو حرکت دینے کے بغیر من کو کوئی گیان نہیں۔ نہ ایشور من کا وشے ہے پس یہ بات فضول ہے۔

(۷) وید میں کہا گیا ہے نतस्य प्रतिमा ऽअस्ति यस्य
नाम महद्यशः हिरण्यगर्भ इत्येष मा मा हि५ सीदि-
त्येषा यस्मान्नजात इत्येषः। यजु० अ० ३२।३
مطلب اسکا صاف ہے کہ ایشور کی ہرگز کوئی مورتی نہیں۔
ایسا ہی سپریہ گا چھکرم۔۔۔۔ اس منتر میں ایشور کو تمام جسمانی عوارضات سے جو مورتی مان پدارتھوں پر لاحق ہوتے ہیں الگ بتایا گیا ہے نہ صرف یہی وید بڑے زور سے مورتی پوجا کے خلاف آگیا دیتا ہے

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते।
ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्या ५ रताः यजु०
२४।२२

پرکرتی کو ایشور کی جگہ پوجنے والے اندھکار یکت یونیوں میں پڑتے ہیں اور کاریہ پرکرتی کی اُپاسنا کرنیوالے اُس سے بھی گھور دُکھدائی قالبوں میں جاتے ہیں۔

(۸) صرف مورتی کا نشیدہ ہی کیا۔ پوجا ودہی کا اپدیش بھی وید صاف دیتا ہے

वेदाहमेतं पुरुषं महान्तमादित्यवर्णं तमसः पर-
स्तात। तमेव विदित्वाति मृत्युमेति नान्यः
पन्था विद्यतेऽयनाय। यजु० अ० ३१ मं १८

مطلب یہ کہ وہ مہان پرش پرم آتما سورج آدکوں کا پرکاشک اندھکار سے بالکل پاک ہے۔ اس کو ہی جاننے سے انسان کو مکتی ملتی ہے اسکے علاوہ طریق ہی اور کوئی نہیں۔ پس معاملہ بالکل صاف ہے قطعی فیصلہ ہے کہ ایشور کا ساکھشات جس طریق سے ہو وہی اصل طریق عبادت ہے۔

(۹) شرتی ہی کیا۔ رشی پربینت سمرتی اپ نشد آدی متفق الرائے ہو کر انتر آتما میں ہی دھیان کرنیکو بھگتی کا نام دیتے ہیں۔ یہ الفاظ کیسے صاف ہیں

तमात्मस्थं ये ऽनु पश्यन्ति
धीरास्तेषां सुखं शाश्वतन्ते तरेषाम् ।

یعنی آنند اور سکھ انہی بدھیمانوں کا حصہ ہے۔
جو آتما میں ستھت بھگوان کو دھیان پوربک دیکھتے ہیں۔

(۱۰) منو مہاراج فرماتے ہیں

अपां समीपे नियतो नैत्यिकं विधि मास्थितः
सावित्री मप्यधीयीत गत्वारण्यं समाहितः

جنگل میں جاوے۔ جلوں کے نزدیک نیتہ کرم میں ستھت ہووے اور سماہت ہو گایتری کا جپ کرے

اس میں کہیں مورتی والے مندروں کو جانیکا ذکر نہیں۔ بلکہ یہ سب سندھیا کی ودھی ہے۔ اس کے مطابق ویدک دھرمی لوگ صبح شام ندی یا تالاب پر سندھیا کرتے تھے

(۱۱) تمام وچارک ہی ہمیشہ سندھیا ودھی کی تائید کرتے آئے ہیں فارسی کا شاعر کہتا ہے۔

لب بہ بند و چشم بند و گوش بند   گر نہ بینی سرِّ حق بر من بخند
یعنی ہونٹ۔ آنکھ اور کان کو عبادت کے وقت بند کرو۔ پھر اسرار
الٰہی کا ظہور نہ ہو تو مجھ پر مضحکہ اڑانا
یہی آشا ہندی کا کوی بیان کرتا ہے۔
آنکھ ناک مکھ موند کے جو نام نرنجن لے
اندر کے پٹ تب کھلیں جب باہر کے پٹ دے
یعنی ایشور کا دھیان اندریوں کو وشیوں سے الگ کر کے کرو۔
اندر کے دوار تب کھلتے ہیں جب باہر کے بند ہوتے ہیں
گرنتھ صاحب میں گرو نانک صاحب فرماتے ہیں
ایہا سندھیا پروان ہے جت ہر پربھ میرا چت آوے۔ ہر سیوں پریت
اوپجے مایا موہ بھلاوے۔ گر پرسادیں دُبدھا مرے منوا استھر
سندھیا کرے وچار۔ نانک سندھیا کرے من مکھی جیو نہ ٹکے مر جمے
ہوئے خوار۔ یعنی سندھیا وہی قابل تسلیم ہے کہ پرماتما کا
دھیان ہو۔ ایشور سے ہی تعلق بڑھے ۔ دنیاوی تعلقات
دور ہوں۔ من کو قابو کیا جائے وغیرہ۔ اس کے خلاف
من مکھی سندھیا کرنے سے جیو ٹکتا نہیں اور جنم مرن کے چکر
میں خوار ہوتا ہے غرضیکہ دلیل۔ ثبوت۔ عمل۔ ہر لحاظ سے
سندھیا افضل ترین ہے۔

ویدک سندھیا حقیقی اور واحد طریق عبادت ہے

بنی نوع انسان فطرتاً ایک ہیں ان کے جسمانی قویٰ ایک ہی قسم
کے ہیں۔ سورج اگنی ہوا۔ پانی سب کے لئے ایک سا اثر کرتے ہیں

خدا سب کا ایکسا ہے اور ایک ہی قسم کے قوانین سے سب پر حکومت کرتا ہے۔ لہذا طریق عبادت بھی سب کے لئے ایک ہی ہونا چاہئیے۔ ہر ایک روح یاتری ہے اور خدا سب کا واحد منزل مقصود ہے لہذا طریق عبادت جدا کیوں؟

ہر کام کی کامیابی کے لیئے قابلیت۔ سامان اور حالات کی موافقت لازمی ہے کھیتی کیلیئے کسان کو کھیتی کا علم۔ زمین، بیج، ہل وغیرہ سامان۔ باڑ۔ باوقت بارش اور اُجاڑنیوالے حیوانوں وانسانوں سے حفاظت اور لاَئی وغیرہ کی محنت لازمی ہے۔ حکومت کیلیئے راجہ کا عالم اور طاقتور ہونا۔ اور وزرا اہلکار۔ فوج۔ پولس۔ خزانہ کھیتی تجارت رعیت سبکا ٹھیک حالت میں ہونا لازمی ہے۔ طالب علم کے لئے گوروکل یا سکول۔ عالم اور نیک چلن گورو ذہنی قابلیت۔ دِلی لگن۔ جسمانی صحت اور دنیاوی تفکرات و تعلقات سے علیحدگی چاہیئے۔ بعینہ وصل خدا کیلیئے روح کو گیان۔ جسم۔ اندری۔ من۔ بدھی سب کی مضبوطی اور صحت نیز ایکانت و شانت ستھان کی ضرورت ہے۔ جو سب سنسادھن ہی مدنظر ہیں طالب علم یا گورو بیمار ہو پستک کھوئی یا چرائی جاوے ماں باپ بھائی بندوں کی بیماریوں۔ موتوں یا ہمسایوں کی شادی غمی کے تعلقات۔ گندے گیت بدچلن لوگوں کا میل وغیرہ کے بگھن ہوں تو تعلیم کیسی۔ رعیت میں بدامنی اور فساد۔ وزرا کی کم لیاقتی۔ فوج کی بغاوت ارد گرد کے حملے۔ راجہ کی عیاشی خزانے کی بربادی وغیرہ ہو۔ تو

راج کا قیام کیسا اور راجہ کو سکھہ کی نیند کہاں۔ پس عبادت کے لوازمات مذکورہ کے بغیر عبادت کیسی؟ سنسکرت کے عالم کہتے ہیں۔ جسم گاڑی ہے۔ اندریاں گھوڑے۔ من لگام۔ عقل کوچبان اور آتما سوار ہے۔ جس نے ایشور پراپتی کی منزل پر پہنچنا ہے۔ سب سامان اور گھوڑے مضبوط ہوں عقل روپی کوچبان انہیں پوری احتیاط سے چلا سکے تو آخر وہ موقعہ آئیگا۔ کہ آتما گاڑی سے اتر کر منزل مقصود میں داخل ہوگا۔ لیکن اگر یہ سادھن ٹھیک نہ ہوں تو ایشر پراپتی کہاں جسمانی سکھ بھی نہیں ہو سکتا۔ روگی اور بھوکے سے بندگی کہاں۔ اور من کی چنچلتا میں شانتی کیسی۔ عقل کا اندھا خود نہ سمجھے تو دوسروں کو کیسے سمجھاوے۔ پس طریق عبادت کیلئے جب ایک ہی قسم کی لوازمات ہیں اور ان کا دھیان محض سندھیا میں رکھا گیا ہے۔ تو یہی واحد اور حقیقی طریق کیوں نہ مانا جاوے۔ درحقیقت مذہب اور ملت کی قیود سے آزاد اور بنی نوع انسان سے تسلیم کیا جانے کے قابل یہی طریق ہے دنیاوی کام محض اندر کے خیالات کی عملی اور عکسی صورت ہیں۔ اگر عبادت کے ذریعے اندرونی علم۔ دلی جذبات اور خیالات کا سدھار نہ ہوگا تو کامیابی نہ ہوگی درحقیقت عبادت ہی دنیاوی کاموں کی اصل روح ہے۔ عبادت بیج ہے اور انسانی افعال درخت ہیں۔ بھگتی اصول ہے۔ اور دنیاوی جدوجہد

اس کی دیا کھیا یا تشریح - پس انسان کے تمام قوا ر بیرونی واندرونی اور آتما جب تمام انسانوں میں ایک سے ہیں اور ان کے سدہار وترقی اور اچھے دیوہار کیلئے عبادت کا خاص بنیادی تعلق ہے اور جیسا پہلے لیکھ میں بیان ہوا - عبادت کا طریق وہی بہترین ہے کہ آتما کے اندر پرماتما کے درشن ہوں اور انہی منتروں میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے بغیر ہرگز ہرگز کوئی طریق نہیں - تب سندھیا کے حقیقی اور واحد طریق عبادت ہونے میں کیا شک ہے -

۴- سندھیا کی ودھی سے ہمارے دعوے کا ثبوت

اوپر کے بیان میں ہم نے اپنا دعوےٰ پیش کیا ہے اور خارجی ثبوتوں سے ثابت بھی کیا ہے کہ سندھیا ہی واحد طریق عبادت ہے - لیکن ع

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید -

کے مصداق خود سندھیا کی ودھی میں اس دعوے کا ثبوت دکھانا ضروری ہے -

ا- جسمانی صفائی سب سے پہلی بات سندھیا ودھی میں جسمانی صفائی ہے - رفع حاجت اور داتوں کلا وغیرہ سے نپٹ کر صاف اور سند رجل سے سنان کرے - منو جی فرماتے ہیں - اُدبھر گاتران شُدھینتی،

یعنی جل سے جسم کی بیرونی صفائی ہوتی ہے۔ جیسے برتن کپڑا سب جل سے صاف ہوتے ہیں ویسے جسم بھی اسی سے شدھ ہوتا ہے۔ اس سے گرمی گھبراہٹ سستی دور ہو کر طبیعت میں ٹھنڈک شانتی اور چستی آتی ہے آلسیہ جس سے نہ دنیاوی کام ہو نہ ایشور دھیان اس سے دور ہوتا ہے۔ مسام کھلتے ہیں بیماری پیدا کرنیوالے اجزات وغیرہ آسانی سے پسینے وغیرہ کے راستے خارج ہوتے ہیں اور صحت و طاقت بڑھتی ہے۔

۲۔ سندھیا کے منتر

ویدک سندھیا میں ۹ قسم کے کل ۱۹ منتر ہیں۔ آچمن ۔ا۔ اندریہ سپرش ۔ا۔ مارجن ۔ا۔ پرانایام ۔ا۔ اگھمرشن ۔۳۔ منسا پریکرما ۔۶۔ اپستھان ۔۴۔ گورمنتر ۔ا۔ نمسکار ۔ا۔ ان میں وہ تمام ارکان اور لوازمات موجود ہیں جو کل انسانوں کی غرضِ عبادت کو پورا کرتے ہیں۔

۳۔ آچمن منتر

سنان سے فارغ ہو کر سندھیا میں بیٹھے۔ پہلے اس منتر سے تین بار آچمن کرے یعنی ایک جپ کے ساتھ ایک آچمن۔ جسکا طریق یہ ہے کہ ہتھیلی پر پانی لیکر دھیرے دھیرے

ہونٹوں سے اُسے اندر داخل کیا جائے

ओ३म् शन्नो देवी रभिष्टय आपो भवन्तु पीतये। शंयो रभिस्रवन्तु नः॥ यजु॰ ३६।१२

اوم شنو (شم + نہ) دیوی (دیویہ) ربھشٹیہ (ابھشٹیئے = کلیان کاری۔ ہمارے سرو پر کاشک منوریتھ

ابھی + اشٹئے) آپو (آپہ) بھونتو ہیتے شانیو (شنیوہ)
پورن سکھ کیلئے سرو ویاپک ہوں پراپتی کیلئے شانتی

ربھسروَنتُ (ابھی سروَنتُ) نہ
سب اور سے برساویں ہمیں

ترجمہ سرو پر کاشک۔ سرو ویاپک پرماتما پورن سکھ کی پراپتی کیلئے ہم کو کلیان کاری ہوں اور ہم پر سب طرف سے شانتی کی برشا کریں۔

تشریح۔ آچمن کا مدعا یہ ہے۔ کہ جیسے جل سے باہر کی شدھی اور چستی ہوئی اور جیسے کلّا وغیرہ سے منہ کے اندر کے اپان وایو سے یکت لعاب کو ہٹایا۔ ویسے گلے کے اندر کی کف کو ہٹایا جاوے۔ کیونکہ سنان و کلے کی پونچ وہاں نہیں ہوتی۔ گلے سے دماغ کی طرف سے آتی ہوئی ناڑیاں جسم کے تمام نچلے حصوں کو جاتی ہیں۔ اگر ان میں آلسیہ رہے تو باہم بھی پھر جلدی سستی ہو جاتی ہے بس آلسیہ کو پورے طور پر دور کرتے ہوئے ہی اندر بھی جل کا اثر پہونچنا چاہیے۔

بعض کہتے ہیں کہ گلے میں کف نہ ہو تو آچمن کی کیا ضرورت۔ لیکن یاد رہے کہ باہر کو شو اس لیتے ہوئے اپان وایو جو خارج ہوتا ہے گلے سے اور تاڑیوں سے چھو کر آتا ہے۔ اُسکے سنسرگ کا اثر ہونا لازمی ہے۔ زیادہ ہو یا کم کچھ نہ کچھ کف ضرور ہوگا۔ اگر کسی آپت کال میں یا جگہ میں جل نہ مل سکے تو جُدا بات ہے ورنہ حتی الوسع آچمن ضرور ہونا چاہیئے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر آچمن کرنے سے کیا بنیگا۔ لیکن یاد رہے۔ لوٹے اور گھڑے بھر کر جو سنان کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی تو غور سے دیکھا جاوے تو چند تولے پانی ہی سارے جسم سے ایک دو منٹ تک چھوتا ہے باقی تو گرتا ہی جاتا ہے اور وہ جو کھال سے چھوتا ہے جلد جلد سوکھتا جاتا ہے۔ تب وہ جل جو تین بار اندر جاتا اور دھیرے دھیرے گلے اور ناڑیوں کو چھوتا ہے کیوں حسب خواہش اثر نہ دکھائیگا۔

اس کے علاوہ اور دیکھیئے۔ گرمی میں رات کو باہر سوتے ہوئے انسان پر جل کی ایک بوند پڑے تو اس کی نیند کھل جاتی ہے۔ انگلی کو گیلا کر کے آنکھوں پر ملیں تو آلسیہ دور ہو جاتا ہے۔ تب اس سے کئی گنا زیادہ جل کا آچمن اور وہ بھی تین بار کسطرح اندر کو ہوشیار نہ کریگا۔

منتر کا آشایہ ہے کہ منش سندھیا میں بیٹھا ہوا ابھی پرارتھنا اور کامنا کرے کہ جیسے یہ جل ہمارے جسم کے اندر اور باہر ہو

شانت کرتا ہے۔ ویسے ہی سروپر کاشک بھگوان ہمارے من بدھی اور آتما پر بھی سب طرف سے سکھ شانتی کی برشا کریں۔

۴۔ اندریہ سپرش منتر

ओ३म् वाक् वाक्। ओ३म् प्राणः प्राणः। ओ३म् चक्षुः चक्षुः। ओ३म् श्रोत्रम् श्रोत्रम्। ओ३म् नाभिः। ओ३म् हृदयं। ओ३म् कंठः। ओ३म् शिरः। ओ३म् बाहुभ्यां यशोबलम्। ओ३म् करतलकरपृष्ठे

(۱) اوم واک واک (۲) اوم پرانہ پرانہ (۳) اوم چکھشو چکھشو (۴) اوم سروترم شروترم (۵) اوم نابھی (۶) اوم ہردیم (۷) اوم کنٹھہ (۸) اوم شرہ (۹) اوم باہُبھیام یشو بلم (۱۰) اوم کرتل کرپرشٹھے۔

ترجمہ۔ ہے پرماتمن (۱) بانی اور رسنا کو (۲) پران اور پھیپھڑوں کو (۳) دونوں آنکھوں کو یا آنکھ اور درشٹی کو (۴) دونوں کانوں یا کان اور شرون کو (۵) نابھی کو (۶) ہردے کو۔ (۷) گلے کو (۸) سر کو (۹) دونوں بھجاؤں کو یش اور بل پردان کیجئے اور (۱۰) ہتھیلی کرتل اور ہاتھ کی پشت (کرپرشٹھے) کو

تشریح ایشر بھگتی میں سب سے پہلی منزل جسمانی قوا کی صحت اور مضبوطی ہے جو آنکھ ناک کو ٹھیک نہیں رکھ سکتا۔ وہ سوکھشم آتما کو کیسے بلوان بنا سکتا ہے انسان ستھول سے

سو کھشم کی طرف جاتا ہے۔ موٹی باتوں کا ابھیاس ہونے پر باریکیوں کی سمجھ آسکتی ہے پہلے او شدہی یا بوہی کے روپ آدی کا گیان ہوتا ہے پھر اُن کے اندرونی گن و پریوگ کی و وہی آتی ہے پس ایشر پرانتی سے پہلے مادہ کی اُپاسنا ہوگی ہم نے جو اوپر مورتی پوجا کا نشیدہ کیا۔ اس کا مدعائے محض یہ ہے کہ ایشور کے ستھان میں مادی پوجا نہ ہو۔ ورنہ جہاں پر کرتی کی پوجا کا پرکرن ہو۔ وہاں ہمارے نشیدہ کا کوئی تعلق نہیں۔ مادی جسم اور اسکے قوا، کی طاقت اور شدہی کرنا ان کی پوجا ہے ان قوتوں سے ایشوری قانون کے مطابق دنیاوی اشیا کا استعمال کرنا پرکرتی کی پوجا ہے اور اسے ٹھیک ودہی سے کرنیکی قابلیت آئے بغیر ہم ایشور کی طرف چل نہیں سکتے۔

مکمل طریق عبادت کا نام ویدک دہرمیوں میں اشٹانگ یوگ ہے یعنی ایشور سے میل ہونے کے آٹھ انگ ہیں۔ یم۱ نیم۲۔ آسن۳۔ پرانایام۴۔ پرتیاہار۵۔ دہارنا۶۔ دہیان۷۔ سمادہی۸۔ ان میں یم اور نیم کے دو انگ سب سے پہلے ہیں۔

ہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہمچریہ۔ اپرگرہ یہ پانچ یم ہیں اور شوچ۔ سنتوش تپ۔ سوادھیائے۔ ایشر پرنی دہان پانچ نیم ہیں۔ ویدک رشی یم اور نیموں کو ایک ساتھ پالن کرنے کا اُپدیش دیتے ہیں، اکیلے یم یا اکیلے نیم پان نہیں کیئے جا سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ یم تو انسان کی ذاتی خوبیوں اور قابلیتوں

کے مظہر ہیں اور نیز ہم اُن خوبیوں کا دنیا کے ساتھہ عملی
دیوہار ظاہر کرتا ہیں۔ آریہ سماج کا نیم یہ ہے کہ سبکو اپنی انتی ہیں
سنتشٹ نہ رہنا چاہئیے بلکہ سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھنی
چاہئیے۔ ویسے ہی ذاتی خوبیاں نکمی ہیں اگر دنیا کو ان
سے فائدہ نہیں پہونچتا اور دنیا کو فائدہ انسان پہونچا نہیں
سکتا۔ جب تک اپنے اندر ضروری خوبیاں نہ ہوں۔
پس یہ لازم ملزوم ہیں اور سندھیا میں ان کو سب سے
پہلے ستھان رکھا گیا ہے چنانچہ تمام قوتوں کی مضبوطی وغیرہ
کی کامنا جو اندر یہ سپرش منتر میں کیگئی ہے یہ ذاتی خوبیوں اور
پانچوں یموں کے ادیش کو پورا کرنیوالی ہے۔ جس
اورتھ حالت میں ہماری قوتیں مضبوط اور قابل تعریف
ہوسکتی ہیں۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ انسان پورے
طور پر اہنسا کو دھارن کرے۔ کیونکہ جب تک دل زبان
آنکھہ وغیرہ سے دوسروں کو دکھہ دینے کا بھاو دور نہ ہوگا
وہ دوسروں سے نیک سلوک کر نہیں سکتا۔ ایسے ہی
سچائی۔ چوری کا تیاگ۔ برہمچریہ وغیرہ پر ہی انسان کی ذاتی
بڑائی منحصر ہے اور انہی کی طرف سندھیا کا یہ منتر سنکیت کرتا ہے

۵۔ مارجن منتر

ओम्भू: पुनातु शिरसि। ओम्भुव:
पुनातु नेत्रयो:। ओम स्व: पुनातु कंठे।
ओम्मह: पुनातु हृदये। ओम जन: पुनातु

नाभ्याम् । ओम् तपः पुनातु पादयोः । ओम् सत्यम्पुनातु पुनश्शिरसि । ओम् खम्ब्रह्म पुनातु सर्वत्र ॥

(۱) اوم بھو پُناتُ شِرسی (۲) اوم بھوہ پُناتُ نیتریو (۳) اوم سوہ پناتُ کنٹھے (۴) اوم مہ پُناتُ ہردیے (۵) اوم جنہ پُناتُ نابھیام ۔ (۶) اوم تپہ پُناتُ پادیو ۔ (۷) اوم ستیم پُناتُ پُنہ شِرسِ ۔ (۸) اوم کھم برہم پُناتُ سروتر ۔

(۱) پران پتی (بھو) پرماتما سر کو (شِرسِ) پوتر کریں (پُناتُ) (۲) دُکھ وناشک (بھوہ) پرماتما آنکھوں کو پوتر کریں (۳) سُکھ سوروپ (سوہ) پرماتما گلے کو پوتر کریں (۴) سب سے مہان (مہ) پرماتما ہردے کو پوتر کریں (۵) سب کو پیدا کرنیوالا پرمیشور نابھی کو پوتر کریں (۶) تپ سوروپ ایشور پاؤں کو پوتر کریں (۸) (کھم برہم) آکاش وت ویاپک پرمیشور سب کو پوتر کریں ۔

تشریح جہاں اندریہ سپرش منتر میں تمام انگوں کی مضبوطی کی کامنا ہے ۔ وہاں مارجن منتر میں سب کے نیک استعمال اور پوترتا کی پرارتھنا ہے کپڑا پہنو ۔ مگر صاف رکھو مکان میں رہو ۔ لیکن اس کو جھاڑو دینا نہ بھولو ۔ مارجن کا منتر مانجنے یا صفائی کرنے کی ہدایت دیتا ہے ۔ اندریاں مضبوط ہوں ۔ لیکن ان کو کام میں لاتے ہوئے انسان کی پوترتا کو ملحوظ رکھے نیتروں سے کسی استری کو بری نظر

سے نہ دیکھا جاوے - ان سے دہارمک پستکوں کا پاٹھ ہو۔ جسم کو اٹھانیوالے پاؤں کو ٹھیک رستہ دکھایا جاوے۔ ایشوری سرشٹی کو اس بہاو سے دیکھا جائے کہ اس سے پرماتما کی عظمت و برتری ظاہر ہو۔ بھجاؤں کی پوترتا یہ ہے کہ اُن سے دہرماتماؤں کی رکھشا ہو۔ کان کی پوترتا یہ ہے کہ اس سے دہرم اپدیش سُنیں - چونکہ تمام طرح کی پوترتا اور جملہ نیک اوصاف کا منبع و مخزن پرماتما ہے اسلئے اُسی سے پرارتھنا کیجاتی ہے کہ ہمارے سر آنکھ و شریر کو پوتر کرے -

جیسا کہ اوپر ہم کے ساتھ نیم بتائے گئے ویسا ہی اندر یہ سیرش کے ساتھ مارجن منتر کو سمجھا جاوے۔ تمام جسمانی قوا کو ایشری آگیا کے مطابق دنیا کے ساتھ دیوہار کرنے میں لگانا شدھتا کا آدرش اور نیموں کا اصلی منشا ہے اسے ہی اس منتر میں پورا کیا گیا ہے - لیکن ایک بات یہاں خاص کمال کی ہے - وہ یہ کہ جس انگ کی شدہی کا جو اثر ہو سکتا ہے اسی کو ظاہر کرنیوالا صفتی نام ایشور کا اُس انگ کے ساتھ لیا گیا ہے -

پہلے سر کی شدہی کی پرارتھنا کی اور پرماتما کا نام بہو لیا۔ ارتھات پران سوروپ یا پران پتی سر جسم کا سروا ریت اور جسم میں پران یا جیون شکتی سر کے سر چشمے سے آرہی ہے جیون یا پران شکتی کیا ہے جو جگت کا سورج سے تعلق ہے

وہی جسم کا سر سے ہے اور چونکہ پرماتما ہر کا شکوں کا پرکاشک سوریہ کا بھی پران پتی ہے اس لئے جسم کے پران پتی سر کی شدھی کے لئے پرارتھنا کرتے ہوئے برھمانڈ کے پران پتی کا بھو نام لیا گیا۔

سر کی ستھتی چوٹی یا شکھر کی ہے۔ اور اس میں انیک انگوں کی شدھی شامل ہے لیکن آنکھ کی پوزیشن خاص طور پر اس حصّے میں دیکھی جاتی ہے چار گیان اندریان اس حصّے میں ہیں (۱) رسنا اندری۔ یہ شئے کے کھٹا میٹھا ہونے کا پتہ بھی دیتی ہے کہ وہ اس کے ساتھ لگے ذرا بھی دوری پر ذائقہ کا پتہ نہیں لگتا۔ (۲) ناسکا۔ یہ کچھ دور سے خوشبو یا بدبو کا پتہ دیتی ہے (۳) کان۔ یہ بہت دور سے آواز کو سن سکتا ہے اور (۴) آنکھ یہ کان کی نسبت بہت دور پہنچتی ہے لاکھوں میل دور سورج وغیرہ تک مار کرتی ہے (۴) آنکھ کا برا استعمال ہو۔ تو انسان بڑے بڑے دکھوں میں مبتلا ہوتا ہے بری نظر وشیا گامی دراچاری بناتی اور برہمچریہ کا ناش کر کے ساری شکتیوں کو گنواتی ہے۔

پرائے مال کی چوری آنکھ سے دیکھ کر ہی ہوتی ہے جس سے قید وغیرہ سزائیں ملتی ہیں منش اسی سے سانپ کو رسی سمجھ کر پکڑتا اور ڈسا جاتا ہے اسی کی کمزوری سے پاؤں ٹھوکریں کھا کر جسم کو زخمی کرتا ہے اس لئے لازمی ہے کہ اس کی شدھی کر کے اس سے وید آدی ستیہ

شاستروں کا ادھین روپی ست سنگ کیا جائے ۔ اور سارے دکھوں کا ناش کیا جائے ۔ یہ پرارتھنا جس بھگوان سے کیجاتی ہے ۔ اُسے دُکھ وناشک کہا جاتا ہے جسکے لیئے بھوہ کا لفظ منتر کے ساتھ بالکل موزوں ہے ۔

اس کے بعد گلے کی پرارتھنا ہے جو سر اور باقی دھڑ کے بیچ میں سنگھم ستھان یا ایک تنگ خاکنا ہے ۔ اسی قبضے پر سر گھومتا ہے یہیں سے دماغ کی طرف اوپر کو اور چھاتی پیٹ وغیرہ کی طرف نیچے کو انیک ناڑیاں جاتی ہیں ۔ ہوا غذا پانی دودھ سب گلے سے ہی حلق کے نیچے اترتا ہے گویا سکھ کے سارے سامان ہمارے اندر پہنچانیوالا گلا ہے ۔ اور تو کیا گلے پر زندگی کا انحصار ہے اسے گھونٹ دو فوراً خاتمہ ہے ۔ اسی میں ریزش اور کف جمع ہونے پر سارا جسم نیم مردہ تھا سست اور بخار والا ہوتا ہے گویا جسمانی سکھوں کی مشین گلے کے ہی سہارے پر گھومتی ہے اور چونکہ سکھوں کا آدھار پرماتما ہے ۔ اور ویدک پری بھاشا میں سکھ سوروپ بھگوان کو سوہ کہا جاتا ہے اس لیئے منتر میں کنٹھ کے ساتھ سوہ نام نہایت شوبھا دیتا ہے ۔

ہردے کی شدھی کا مطلب اسکی کشادگی ہے یہ جتنا بھی وشال ہو انسانی اُچ آدرش کے مطابق ہے ۔ تنگدلی تنگ خیالی اور کم ظرفی انسان کو نظروں سے گراتی اور دنیا

کو اس کا دشمن بناتی ہے لیکن کشادہ دل انسان ساری
دنیا کی وسترتا سے سکھ اور فائدہ پاتا ہے روپیہ یا جگہ کی تنگی
دل کی فراخی کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتی - اس وسیع
دنیا کی سمائی ہردے میں ہے اور اسی مہان اور وشال
ہردے ستھان میں پرماتما کے درشن ہو سکتے ہیں پر یہ سچی
اُدارتا اور مہانتا ہردے میں آ کہاں سے سکتی ہے اسی
سرودیاپک مہان پرماتما سے اس لئے وید منتر میں ہردے
کے ساتھ ایشور کا نام بھی لیا گیا ہے۔

نابھی جنم ستھان ہے۔ سنتان اپتی کا اسی سے تعلق ہے
جسم کے سارے انگوں کو جیون دان دینے والی ناڑیاں
یہیں سے جاتی اور ان میں شکتی اتپن کرتی ہیں اس لئے نابھی
کی پوترتا کے لئے پرارتھنا کرتے ہوئے پرماتما کا نام جنم لینا بالکل
موزوں ہے۔

پاؤں جسم میں تپ کی مورتی ہے۔ سارے جسم کو
اٹھا کر چلانا اس کا کام ہے۔ جیسے زمین دیولوک اور انترکھش
کے نیچے تپ کی مورتی کہی جاتی ہے ویسے ہی انسانی جسم
میں پاؤں ہیں - گورو نانک جی فرماتے ہیں۔ سمرتی شاستر
سرتیر اسرشٹی چرن سمائی دھرماتماؤں کے چرن پوجے جاتے ہیں
اور پاپی لوگ پاؤں تلے روندے جاتے ہیں دونوں طرح
پاؤں کے تپ کی مہما کا پھل ظاہر ہے ایسے ہی سب کو
برداشت کرنیوالا دشٹوں کو سنتاپ دینے والا بھگوان

پتہ نام دھاری ہے اسی لئے منتر میں پادیو کے ساتھ ایشور کا نام تپہ آیا ہے۔

اس طرح سارے انگوں کی شدھی کی کامنا ہے۔ مگر زوردار خواہش کا تقاضا تاکیدی پرارتھنا سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے بھگت پربل روپ سے سارے انگوں کی شدھی چاہتا ہوا دوبارہ سر کی شدھی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے کیونکہ سر سلامت تو سب سلامت۔ صحیح الدماغ انسان ہی نیکی بدی کی تمیز کرتا اور سچ کو جھوٹ سے جدا کر سکتا ہے اسی سچ کی طفیل انسان منزل پر پونچتا ہے پس دوبارہ سر کیلئے پرارتھنا کرتے سمے پرماتما کا نام ستیم ہی آنا چاہیے تھا۔

لیکن شادیرک شدھی اور پوترتا کا کیند۔ انسان اپنے آپ کو بنا لیوے تو بھی اسے سکھ نہیں مل سکتا۔ اگر ارد گرد کے حالات ناموافق ہوں پاپی دنیا میں دھرماتما کو سکھ کیسے اس لئے یہاں سروتر پوترتا پھیلنے کیلئے انت میں پرارتھنا کیجاتی ہے۔ سب جگہوں میں سب زمانوں میں سب انسانوں میں سب حیوانوں میں شدھی اور پوترتا کا سنچار ہو۔ اس کامنا کا پورا کرنا سرو ویاپک بھگوان کا ہی کام ہے اس لئے اخیر میں کھم برہم کا لفظ آیا۔ یعنی وہ ایشور جو آکاش وت بلکہ آکاش میں بھی دیاپک ہے۔

اس طرح جتنا بھی غور کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کیلئے جس اندرونی اور بیرونی صفائی

اور جن عمدہ تعلقات کی ضرورت ہے وہ سبھا سندھیا میں مقدم طور پر لکھش رکھے گئے ہیں۔

۱۔ آسن

یوں تو سندھیا میں بیٹھتے ہی آسن کو ٹھیک کرنا چاہئے لیکن خاص طور پر اندریہ سپرش اور مارجن منتروں کے بعد اسکی ضرورت ہے۔ آسن سے عام طور پر مراد وہ شئے لیجاتی ہے جس پر بیٹھا جاتا ہے یعنی کشا یا اُون آدمی کا آسن۔ لیکن اس سے اصل مراد دیر تک بہ آرام بیٹھنا ہے اسمیں زمین کا جس پر بیٹھتے ہیں۔ صاف ہونا اور کیڑے وغیرہ سے محفوظ ہونا اسپر بیٹھنے کا آسن اور وہ طریق جس سے دیر تک منش بغیر تکان یا گھبراہٹ محسوس کئے یا بغیر بار بار بدلنے کے بیٹھنے کا عادی ہو۔ پدم آسن کے طور پر یا اور طرح سے۔ سب شامل ہے اُس کے علاوہ پیٹھ سر کا ایک سیدہ میں سوبھاوک طور پر سیدھا ہونا بغیر کسی اکڑاؤ کے شامل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی کپڑا ایسا ڈھیلا بدن پر نہ ہونا چاہئے کہ ہوا سے اُڑے۔ سر پر چوٹی کے بال تک بکھرے نہ رہیں۔ مدعا یہ ہے کہ کوئی بھی ذریعہ توجہ منتشر کرنے کا نہیں رہنا چاہئے۔ بال بکھرے ہوئے بھی ہوا سے حرکت کر کے منہ پر آسکتے ہیں۔ اشٹانگ یوگ میں آسن کو تیسرے درجہ پر بتایا گیا ہے اور یہ ہے بھی ٹھیک۔ یم۔ نیم میں

اندریوں کے دیو ہار ہوتے ہیں۔ ان میں حرکت کی ضرورت ہے ساکن بیٹھنا تبھی ضروری ہوتا ہے جب اندرونی کریاؤں کا آغاز ہو۔ جن میں سب سے پہلی کریا پرانا یام کی ہے اس کے علاوہ آسن سے جو مراد مستقل مزاجی سے کسی کام پر لگنے کی ہے۔ وہ صفت بھی یم نیم کے پالنے والے میں پیدا ہوتی ہے فلاں نظارہ سے اندر کا سنگھاسن بھی ڈول گیا۔ ایسا جو کہا جاتا ہے اسکا مطلب کسی سبب سے طبیعت کے چلد یمان ہو نکا ہے۔ یم نیم کے پالنے والے کا مزاج ستھر ہوتا ہے ایسے ہی آچمن اندریہ سپرش اور مارجن منتروں سے چت کی بھاؤنا کو شانتی اور پوترتا کی طرف لیجانے کے بعد شانتی سے بیٹھا جاسکتا ہے۔ ویسے اندریوں کو چھونے یا انگوں پر جل کا سینچن کرنے میں حرکت بھی رہتی ہے اس لیے ستھر سکھ والے آسن کی نوبت اسکے بعد ہی آنی چاہیے

۷۔ پرانا یام منتر

ओम् भूः। ओम् भुवः। ओम् स्वः। ओम् महः

ओम् जनः। ओम् तपः। ओम् सत्यम् ॥

(۱) اوم بھو (۲) اوم بھوہ (۳) اوم سوہ (۴) اوم مہہ (۵) اوم جنہ (۶) اوم تپہ (۷) اوم ستیم

ترجمہ (۱) پران سوروپ پرماتما (۲) دکھہ وناشک پرماتما (۳) سکھہ سوروپ پرماتما۔ (۴) مہان پرماتما (۵) جگت کا رچیتا

(۶) تپ سروپ پرماتما (۷) ست سوروپ پرماتما۔

تشریح عبادت الٰہی کے لئے جسمانی تعلقات اور حرکات سے روح کی علیحدگی کا ذکر پہلے آ چکا ہے اور یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ جسم روپی مشین کے انگ روپی پرزے ٹھیک اور اپنی اپنی جگہ پر قابو آئے ہوئے سے ہی کام سکے ہیں۔ جس گاڑی کے پرزے کسے ہونے کی بجائے ڈھیلے ہوں وہ جلد نکمی ہو کر ٹوٹتی اور نقصان پہنچاتی ہے۔ اسی غرض سے پہلے منتروں میں شاریرک انگوں کا ذکر تھا۔ لیکن ستھول روپ انگوں پر ہی بھگت کا فرض ختم نہیں ہوتا۔ اندریوں کی شدھی اور شانتی کے بعد پران کو وش میں کرنا لازمی ہے کیونکہ جسم کی ساری گتی کا آدھار پران ہے اسی لئے مارجن کے بعد پرانایام کا منتر ہے پران پر جس طریق سے ایسا قابو ہوتا ہے کہ چاہیے تو اسے باہر پھینکے چاہے اندر روکے۔ چاہے جہاں کا تہاں دیر تک روکے رکھ سکے۔ یہ پرانایام کہلاتا ہے۔ جیسے بیرونی جسم کیلئے ورزش سے سدھار ہوتا ہے ویسے اندرونی طاقتوں کیلئے پرانایام نہایت مفید ورزش ہے۔ سندھیا میں کم سے کم تین پرانایام کرنیکا ودھان ہے۔ ایک پرانایام کی کریا اتنی ہے کہ پران کو زور سے باہر پھینکیں۔ اور جہاں تک سامرتھ ہو باہر ہی روکے رکھیں۔ پھر آہستہ آہستہ اسے اندر کھینچیں۔ اور جب اچھی طرح کھینچ چکیں پھر اسے اندر ہی

طاقت بھر روکے رکھیں۔
پران کے باہر پھینکنے کو ریچک۔ باہر روکنے کو واہیہ کمبھک۔ اندر بھرنے کو پورک۔ اور اندر روکنے کو آبھینتر (اندرونی) کمبھک کہتے ہیں۔
لیکن یاد رہے۔ یہ کریا ناک کے ذریعے ہوتی ہے مکھ کے ذریعے نہیں۔ کیونکہ منہ بھوجن اور پانی کے ڈالنے کا مقام ہے اور ناک ہوا کا۔ منہ کو پران کھینچنے کا ذریعہ بنائیں۔ تو اندازے سے بہت زیادہ ہوا اندر جاکر بگاڑ کر سکتی ہے اور اسکے ساتھ ہی مچھر یا اڑتے ہوئے تنکے یا لطیف اجسام اندر جاکر نقصان کر سکتے ہیں۔ ناک کے راستے اندازے کی وایو چھنکر اندر جاتی ہے اور اسمیں بھی کوئی غیر مرغوب چیز ہو تو اندر کی تو چا اُسے چھینک وغیرہ کے ذریعے نکال دیتی ہے جسمانی بیماریوں کے دور کرنے کے مختلف طریقے مروج ہیں جو ڈاکٹروں کی فیس اور دوائیوں کے خرچ سے خود بیماری سے زیادہ دکھدائی ہیں۔ لیکن نیچر نے جسمانی صحت اور طاقت کیلئے ایسے آسان طریقے تیار کیے ہیں کہ نہ کوڑی خرچ ہو نہ محنت کرنی پڑے نہ ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھا ہوئے کے مصداق وہ ہر انسان کی پہونچ میں ہیں۔ مگر افسوس جہالت یا آلسیہ کے سبب انسان اُن سے فائدہ نہیں حاصل کرتا۔ مختلف طرح کے باتھ (سنان) سے ہر بیماری کا علاج ہو رہا ہے اوئی کوئی کا گرم یا سرد پانی

یا بھاپ سے سنان کرنیکا طریقہ کامیابی سے چل رہا ہے شمسی علاج میں جل بوتل کا رنگ اور گرمی کا میل ہے پرانے لوگ اور آجکل ہٹ یوگ والے وستی نیتی دھوتی وغیرہ کریاؤں سے اندرونی صفائی اور روگوں و زہروں تک کا علاج کر لیتے ہیں۔ یہ سارا جل چکنسا و دہان سنان اور آچمن کے اصول کا وستار ہے۔ لیکن جل سے زیادہ سوکھشم اور اسلئے زیادہ مفید اور موثر طریق وایو سے علاج کرنیکا ہو سکتا ہے جسکا بنیادی اصول پرانایام ہے۔

ناڑیوں۔ پٹھوں۔ خون۔ گلا۔ پھیپھڑہ۔ نابھی وغیرہ سب کے وکار وہی پورک وایو سیون کرنے سے دور ہوتے ہیں اور نہایت خوفناک بیماریاں تک بھی پران کی مختلف کریاؤں سے نشٹ ہوتی ہیں۔ آج کل پرانایام یا اس کے ذریعے علاج کرنیکا عام رواج نہیں۔ کیونکہ انسانوں کی قابلیتیں کم ہو چکی ہیں تاہم تجربہ کے طور پر عملی علاج کا ثبوت دینے کو اسوقت بھی بہت سے انسان موجود ہیں۔ پس پرانایام کی فضیلت مسلمہ ہے اس سے انسان خوش و خرم۔ صحتور۔ طاقتور اور شانت رہتا ہے۔ لیکن اس کے فوائد جسم تک ہی محدود نہیں یہ آتما کے پرماتما سے میل ہونیکی خاص منزل ہے سندھیا کے پرانایام منتر میں پرانوں کو وش میں کرنیکی ورزش کے ساتھ پرماتما کے گنوں کا چنتن ہوتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ جب اندریوں اور پران کی حرکت بند ہوگی اسوقت بھوہ۔ بھوہ۔ سوہ۔ مہ

جننہ۔ تپہ۔ ستیم ۔ ارتھات اوم کے ایُورو گنوں کو ظاہر کرنے
والے اُن ناموں کا ارتھہ سہت چنتن کرنا ایشور کی بزرگی اور
برتری کے متعلق کیسے درڑہ سنسکار ہمارے اندر نقش
کریگا۔ اور اُسکے لئے ہمارے اندر کیسا زبردست پریم
کا جذبہ پیدا ہوگا۔ کیا صرف زبانی نام جپنا یا جڑ مورتی کو
دیکھنا کبھی ایسا اعلےٰ بھگتی کا بھاؤ ہمارے اندر پیدا کر
سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ فی الحقیقت پرانا یام آتما کو دنیاو
مایا سے ہٹاکر پرماتما سے ملانے کا خاص ذریعہ ہے۔

۸ - اگھمرشن منتر

ओ३म् ऋतञ्च सत्यञ्चाभीद्धात्तपसो
ऽध्यजायत। ततो रात्र्यजायत ततः समुद्रो
अर्णवः॥

وم رتینچ (رتم + چ) ستینچابھی (ستیم + چ + ابھی) ودھا
ویداور پرکرتی اور پورن
تپسو (اِدھات تپسہ) ودھیجایت (ادھی + اجایت) تتو (تتہ)
پرکاشمان سامرتھ پہلے پرکار پیدا ہوئے اسی سے
راتری جایت (اجایت) تتہ سمدرو (سمدرہ)
پرلے رات پیدا ہوئی اس سے پرمانو سموہ
ارنوہ (ارنو) پرکرتی کی ابتدائی معلول حالت
ترجمہ پہلے وید اور پرکرتی اور ایشور کی پورن پرکاشمان سامرتھ

کا ظہور ہوا۔ اُس سے رات یا پرلے کی تمیز ہوئی اُس سے پرکرتی کی لطیف معلول حالت والا پرمانو سموہ اور اس سے سوکھشم بھوت سموہ ظاہر ہوا

ओ३म् समुद्रा दर्णवा दधि संवत्सरो अजा। यत। अहोरात्राणि विदधद् विश्वस्य मिषतो वशी॥

اوم سمدرا (سمدرات) ورنوا (ارنوات) ودھی (ادھی)
سمدر سے پیچھے
سموتسر و (سموتسرہ) اجاییت اہو (اہ) راتراں (راترانی)
کال وبھاگ پیدا ہوا دن رات
وددھد (وددھت) وشوسیہ مشتو (مشتہ) وشی
بنے جگت کے سہج سوبھاو۔وش میں رکھنے والا

ترجمہ سوکھشم کاریہ پرکرتی سے سوکھشم بھوت اُپتن ہونے کے بعد کال وبھاگ کی تمیز ہوئی۔ جگت کو وش میں رکھنے والے بھگوان نے دن اور رات کو بنایا۔

ओ३म् सूर्य्या चन्द्र मसौ धाता यथा पूर्व मकल्पयत्। दिवञ्च पृथिवीञ्च चान्तरिक्ष मथो स्वः॥

اوم سوریا (سوریہ) چندرمسو (چندرماسو) دھاتا یتھا
سورج چاند دونوں کو دھارن کرنیوالا جیسے
پوروب (پوروم) مکلپیت (کلپیت) دوبنچ (دوم + چ
پہلے پیدا کیا دیولوک اور

پرتھوی انترکش پرتھوی ـ چ کہشں انترکہشم (منتھوا اتھو)
پرتھوی لوک اور انترکہش کو بھی
سوہ ـ ـ
سکھہ روپا

ترجمہ جگت کے دھارن کرنیوالے پرمیشور نے مثل سابق سوریہ اور چاند کو بنایا۔ سکھہ سوروپ بھگوان نے دیئو لوک۔ پرتھوی لوک اور انترکہش کو بھی بنایا۔ ۔

تشریح ان منتروں کے ساتھ پاپ سے بچنے کی کامنا یا پرارتھنا کیجاتی ہے۔ اشٹانگ یوگ میں پراناyam کے بعد پرتیاہار کی منزل ہے اسکا بھی ادیش یہ ہے کہ انسان پرانوں کو وش میں کرنے کے بعد اپنے تمام قوا پر اس درجہ قابو پاوے۔ کہ اس کے مغلوب الحواس ہونے یعنی اندریوں کا غلام ہوکر پاپ کمانے کی کوئی گنجایش نہ رہ جاوے۔ یہی قابلیت اگھمرشن منتر کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔ پرماتما جگت کا دھاتا ارتہات دھارن کرنیوالا ہے اس نے کارن پرکرتی کو گیان اور تپ سے مختلف حالتوں میں بدلا۔ اور اس جگت کو رچا۔ وہ سکھہ سوروپ ہے اسلیئے جیووں کے سکھہ کیلیئے اس نے اسے رچا۔ پرکاشمان دیو لوک۔ تموگن پردھان پرتھوی لوک اور ان کے نیچے کے تمام لوک لوکانتر اور سوریہ چاند وغیرہ سب کچھہ بنایا۔ اسی اپنے ادھکار سے وہ سارے جگت کا وش میں رکھنے والا ہے لیکن جیسے دنیاوی پادشاہوں کو رعیت پر قابو رکھنے کے لیئے فوجیں اور پولیس رکھنی اور کئی طرح کی

کوششیں کرنی پڑتی ہیں۔ ویسے پرماتما کو نہیں کرنا پڑتا اسلیئے کہ
اس کی رچنا اور اس کا شاسن سب اُس کے سوبھاؤ میں ہے بغیر کسی
پرشرم کے فطرتی طور پر وہ جگت کو رچتا۔ اس کو دہارن کرتا اور
اس کو وش میں رکھتا ہے کوئی طاقت اسکے نیائے نیم کو توڑنیوالی
نہیں۔ پرتیاہار کی منزل کو عبور کرنے کے قابل وہی انسان ہے
جو ایشور کے ان ہی اوصاف کو جو سارے برہمانڈ کے متعلق ہیں
اپنے جسم کے متعلق دہارن کرے۔ وہ اس تمام قوائے جسمانی
کی غور پرداخت رکھے۔ جسم کو پالن پوشن کرے۔ اور گیان
کی شکتی سے سب قوتوں پر غالب رہے یعنی انہیں وش میں رکھے
فی الحقیقت جسم کے متعلق جو انسان اپنے فرایض کو برہمچریہ
وغیرہ کا پالن کرتے ہوئے پورا کرتا ہے۔ اسکا سوبھاؤ وہی ایسا
ہوجاتا ہے۔ کہ وہ پاپ کرم کو ہر طرح کی ترغیبیں ملنے پر بھی نہیں کرتا
ان منتروں میں سرشٹی اُتپتی کا بھی نہایت واضح اور اصولی بیان ہے
ہر شے کے بنانے کے لیئے ایک تو ضرورت بنانیوالے کی ہے۔
دوسرے ضرورت اس امر کی ہے کہ بنانیوالے کے پاس دو قسم
کا سامان ہو اول علت مادی اور دوسرے اس علت کو معلول حالت
میں لانیکا علم۔ جیسے زیور بنانے کیلیئے سُنار چاہیئے اور سنار کے
لیئے سونا اور زیور بنانے کا علم۔ ان دو کے ساتھ فاعل کی طرف
سے فعل کیلیئے حرکت یا کوشش کرنا ضروری ہے وہی سب باتیں
اس منتر میں مذکور ہیں۔ جگت رچنا پرماتما ہے ادم۔ اس کے پاس
ہیں رت یعنی تمام جہان کا علم اور ستیہ یعنی تمام جہان کی مادی

علت پیرکرتی . ان دو کے ساتھ جو حرکت چاہیے اسکے لیئے اتھی + ادہاات ہنیسہ کا (ابھید ہاپتیسہ) کا بیان ہے وہ مکمل طاقت والا تپ ہے - انسانی تپ گیان اور اوزاروں کی کمی بیشی سے کم و بیش یا مخالف ہوتا ہے - لیکن مکمل طاقت والے تپ میں پورن گیان اور پوری طاقت اور پوری کوشش کا تعلق ہے چونکہ پرماتما ایک ارس ہے اسکی کسی بھی صفت یا کریا میں کبھی کمی بیشی نہیں اسلیئے ابھیدہاپتیسہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ سروگیہ سرو شکتیمان ہونے سے سوبھاوک طور پر بغیر کسی تکلیف کے جگت کو رچنے والا ہے رچنا میں بھی کیسا کرم دیا - پہلے راتری ہولی یعنی آغاز عالم ہونے پر پرلے کی تمیز ہوئی یا جب تک سورج پیدا نہ ہوا - تب تک اندھکار رہا - اس حالت میں پرمانو - انو - دوسرینو ترسرینو وغیرہ کی لطیف حالتوں اور سوکھشم بھوتوں کا جسطرح پیدایش کا سلسلہ ہے - وہ سمدر اور ارنوہ کے لفظوں سے بیان ہوا اسی کے ساتھ کال کی تمیز ہوئی اور سورج چاند اور دن رات کا ظہور ہوا - اور پھر دیولوک - انترکھش اور پرتھوی لوک ارتہات تینوں لوکوں کا ظہور ہوا - چونکہ اس جگہ پیدایش عالم کے مضمون پر بحث نہیں اس لیئے اس مضمون کے متعلق بیان زیادہ تشریح نہیں کر سکتے - جتانا صرف یہ تھا کہ ایشر کی اپور و مہان کو جتا کر اور اس کے نیموں کے اٹل ہونیکا گیان دیکر اسے کرتا دہرتا فرض کر کے انسان پر نہایت پختگی سے یہ منتر ایسے سنسکار ڈالتے ہیں کہ وہ پاپوں کی طرف جا نہ سکے

منساپرکرما منتر

ओ३म् प्राची दिगग्नि रधिपति रसितो रक्षि
तादित्या इषवः। तेभ्यो नमो ऽधिपतिभ्यो
नमो रक्षितृभ्यो नम इषुभ्यो नम
एभ्यो अस्तु यो३ऽस्मान् द्वेष्टि यं
वयं द्विष्मस्तं वो जम्भे दध्मः॥

اوم پراچی دِگگنی (دک + اگنی) ر دھی پتی (ادھی پتی) رستو (اسِتہ)
پوُرب (سامنی) دشا - گیان سوروپ جگت پتی اندھیرا
رکھِشتا دتیا (ادتیا) اِشوہ تے بھیو نمو دھی پتی (ادھی پتی)
رکشک سورج بان ان کیلیئے نمسکار جگت پتیوں
بھیو نمو نمہ) رکھشتر بھیو نم اشبھیو نم اے بھیو
کے لیئے نمسکار رکشکوں کیلیئے نمسکار بانوں کیلیئے نمسکار ان کے لیئے
استو یو سمان (اسمان) دویشٹ یم ویم دوشمس (دوشمہ)
ہو جو ہم سے دویش کرتا ہی جس سے ہم دویش کرتی ہیں
تم وو (وہ) جمبھے دوھمہ ۔
اُسکو اُنکے ادھکاریں دیتے ہیں

ترجمہ پورب یا سامنی طرف گیان سوروپ جگت پتی پرماتما اگیان یا
اندھکار سے رکھشا کرنیوالے ہیں۔ سورج (کی کرنیں) یا ویدگیان
اُن کے بان ہیں ان کیلیئے نمسکار ہو۔ ادھی پتیوں کیلیئے بار بار

نمسکار ہو۔ رکھشکوں کیلئے نمسکار ہو۔ بانوں کے لئے نمسکار ہو
ان سب کے لئے بار بار نمسکار ہو۔ جو ہم سے دویش کرتا ہے یا
جس سے ہم دویش کرتے ہیں اسکو ان کے ادھکار میں دیتے ہیں۔

ओ३म दक्षिणादिगिन्द्रोऽधिपतिस्तिरश्चिराजी रक्षिता पितर इषवः। तेभ्यो०

اوم دکھشنا دگِندرو (دک + اندرہ) دھی پتیس ترشچراجی
دکھشن ... دشا ایشوریہ وان ... ترچھے چلنے والوں کی پنکتی
رکھشتا پیتر اِشوؤہ (باقی بدستور) ۔ ۹
گیانی لوگ

ترجمہ دکھشن یا دائیں طرف پرم ایشوریہ وان جگت پتی پرماتما رکھشک
ہے ترچھے یا ویڑھ ورہ چلنے والوں کی پنکتی سے رکھشا کرتا ہے
گیانی پرش اسکے بان ہیں۔ باقی مثل سابق

ओ३म प्रतीची दिग्वरुणोऽधिपतिः पृदाकू रक्षितान्नमिषवः। तेभ्यो०

اوم پرتیچی دگ ورنو دھی پتی پرداکو رکھشتاں
پشچھم یا ... سروتم بھجنیہ ... دشا ہاری جیو
(رکھشتا + انم +) اِشوؤہ (اشوہ)
اور شدھیاں

ترجمہ پچھم یا پچھلی طرف سرو اُتم بھجنے کے یوگیہ جگت پتی راجا و شدہاری
جیوں سے رکھشا کرتا ہے اور شدھیاں اسکے بان ہیں

ओ३म उदीची दिक् सोमोऽधिपतिः स्वजो रक्षि
ता अशनिरिषवः। तेभ्यो०

اوم اُدیچی دِک سومو (سومنہ) دہی پتی سوجو رکھشتا
اتر یا بائیں شانتی سوروپ سویم ایتن
شنی رِشوہ (شِن + اِشوہ)
بجلی

ترجمہ اُتر یا بائیں طرف شانتی سوروپ جگت پتی پرماتما سویم ایتن (وکھیدی جیوون آدمی) سے رکھشتا کرتا ہے بجلی آدمی اُسکے بان ہیں

ओ३म ध्रुवा दिग्विष्णुरधिपतिः कल्माषग्रीवो
रक्षिता वीरुध इषवः। तेभ्यो०

اوم دہروا دِگ وشنو ردہی پتی کلماش گریو وارکھ
نیچے سروویاپک کالی گردن والے
وِیرُدہ اِشوہ
نباتی

ترجمہ نیچے کی طرف سروویاپک جگت پتی پرماتما رکھشا کرنیوالا کالی گردن والے یا گھور اگیانی جیوون سے رکھشا کرتا ہے نبا
آدمی اسکے بان ہیں

ओ३म ऊर्ध्वा दिग् बृहस्पतिरधिपतिः श्वित्रो
रक्षिता वर्षमिषवः तेभ्यो०

اوم اُوردھوا دِگ بِرہسپتی ردھی پتی شوتر و
اوپر بڑا سوامی شویت کشٹ
رکھشتا ورش مِشوہ
ورشا

ترجمہ اوپر کی طرف بڑا سوامی یا مالکوں کا مالک جگت پتی پرماتما رکھشک ہیں شویت کشٹ جیسے بھینکر روگوں سے رکھشا کرتے ہیں۔ ورشا اُن کے بان ہیں۔

منسا پرکرمان منتروں کی اوپہت مہان

ان چھ منتروں سے پورب۔ پچھم۔ اتر۔ دکھن۔ نیچے۔ اوپر سب طرفوں میں من کو گھمایا جاتا ہے۔ اس لئے انہیں منسا پرکرما منتر کہتے ہیں۔ اشٹانگ یوگ میں چھٹا انگ دھارنا کا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ جیو آتما شریر۔ اندری۔ پران سب کو وش میں کرنیکے بعد من کو بھی پورے طور پر قابو میں لاوے جہاں چاہے آتما من کو ٹکاوے۔ وہ وہیں قایم ہو جاوے چنچلتا آدمی کا کوئی دیوہار نہ کر سکے۔ سوامی جی نے بھی اس کی ایسی ہی تشریح کی ہے مگر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ سوامی جی نے جو ریڑھ کی ہڈی آدی کسی ستھان میں من کو لگانے کیلئے کہا ہے یہ ایک طرح کی مورتی پوجا ہے۔ لیکن یاد رہے۔ سوامی جی ایشر کی بھگتی کرنیوالا آتما کو مانتے ہیں

من کو نہیں۔ اعتراض جب ہوتا کہ وہ من کو ایشور کا دھیان
کرنیوالا ماننکر ایشور کی جگہ کسی ہڈی آدمی میں لگانے کی ہدایت
دیتے۔ لیکن معاملہ بالکل برعکس ہے۔ سوامی جی یہ واضح کرتے ہیں کہ
جیسے ایک سوار منزل مقصود کے دروازے پر پہنچکر رتھ سے اترتا
اور رتھ وغیرہ سب کو باہر چھوڑکر خود اندر داخل ہوتا ہے گھوڑے
کو کیلے سے باندھ رتھ کو ایک جگہ کھڑا کر جاتا ہے ویسے ہی دہارنا
کے ذریعے من کو بھی ایک کیلے سے باندھنا ہے۔ پرماتما کے دھیان
میں لگے من کو کسی ستھان پر لگانا دہارنا ہے اور ایشور کا دھیان
اسکے بعد آتما کرتا ہے پس اعتراض فضول ہے۔
اب سوال ہوگا کہ ان منتروں میں تو من کو ہر طرف دوڑایا جارہا ہے
رُکایا نہیں جارہا۔ تب ان منتروں سے دہارنا کا کیا تعلق۔ لیکن
حقیقت یہ ہے کہ دہارنا کی کامیابی کا ذریعہ ہی منسا پریکرما ہے
اس کی وجہ یہ ہے کہ من کو سب سے بڑا ویگ وان اور گتی وان یا
چنچل مانا جاتا ہے اور اسکا دش میں کرنا نہایت کٹھن سمجھا جاتا
ہے گیانی بھگت لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ من کو ٹکانے کیلئے
دنیاوی کوئی شے کام نہیں دیتی۔ بلکہ سنسار کے روپ رس گندھ
سپرش روپ کسی بھی وشے سے اسکی ترپتی کا یتن کرو۔ کامیابی نہیں
ہوسکتی۔ الٹا سانسارک وشے بھوگ سے من کی چنچلتا بڑھتی ہے
جیسے اگنی پر گھی پڑنے سے وہ اور تیز ہوتی ہے آجتک کوئی کا
انسان دنیاوی تعلقات سے من کو شانت نہیں کرسکا۔ اسکا ایک
مانتر اُپائے یہ ہے۔ کہ محدود چیزوں کی بجائے اس کو ایک غیر محدود

پرماتما کے چرنوں میں لگایا جاوے - یہ کام جتنا بھی وہ کرتا جاوے ختم ہونے میں نہیں آسکتا - ایشور اننت کا پار پانا من کی شکتی میں کہاں - ہار کر رہ جاتا ہے اور آتما کے آدھین ہو کر ٹھیک اسکی خواہش کے مطابق شانت ہو کر کام کرنے لگتا ہے اور اسی حالت میں کسی بھی استھان پر ٹک سکتا ہے یہی دھارنا ہے -

ان منتروں میں جس کمالیت سے من کو وش میں کرنیکا سارا سامان اکٹھا کیا گیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے - مدعا سب منتروں کا ایک ہے کہ ایشور آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر جگہ ہر وقت ویاپک اور ہمارا رکھشک ہے - کوئی دکھ نہیں جو وہ دور نہ کرتا ہو - کوئی بیماری نہیں جسکا علاج اس کے پاس نہیں اسلئے اسی کی شرن لینی چاہیئے اس پورن وشواس کے ساتھ کہ اسکی چرن شرن میں پہنچے ہوئے کے لئے کسی کی محتاجی نہیں رہتی چونکہ اگلی منزل دھیان کی ہے جس میں اکیلا جیو ہی جانیوالا ہے اسلئے جب تک پرماتما کے متعلق یہ پورن وشواس نہ ہو - تب تک وہ کیسے من جیسے ساتھی کو چھوڑ سکتا ہے - جسکے ذریعہ اسکا ماں باپ جیسے رشتہ داروں مکان روپیہ گائے بیل زمین اناج وغیرہ دولتوں کے ساتھ مضبوط تعلق بن رہا ہے -

یہی نہیں - ہر طرف سے جس پرکار کے دکھ کا وشیش روپ سے تعلق ہو سکتا ہے - اسی کا اس دشا کے سمبندھ میں گیان دیا گیا ہے اسکے ساتھ ہی وہ دکھ کس طرح ناش ہو سکتا ہے اس کا بھی اپدیش کیا گیا ہے اس کے ناش کرنے کے لئے آتما

کو اپنا سوبھاو کیسا بنانا چاہیئے اس کا پتہ دینے کے لیئے پرماتما کا ایسا نام وہاں دیا گیا ہے جس میں وہی گن موجود ہو جس سے اس دکھ کا یقینی ناش ہوتا ہے اس سے بڑھ کر خوبی یہ ہے کہ ہر ایک منتر میں دکھ کیلیئے ایسا شبد دیا ہے۔ جو ادھیاتمک آدی بھوتک آدی دیوک تینوں قسم کے دکھوں پر موزونیت سے لگ سکتا ہے اور ایسا ہی اس کے دور کرنے کے متعلق جو بان یا علاج بتایا گیا ہے اس کے متعلقہ لفظ بھی تینوں قسم کے لئے ہے گویا تین قسم کے دکھ کی اینتت نورتی کا جو پورشارتھ درشن کار منش کیلیئے نیت کرتے ہیں اس کو مکمل طور پر ان منتروں میں واضح کیا گیا ہے اور چونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ من ہی منشیوں کیلیئے دکھ کا کارن ہے یا بندھ موکش کا اسلیئے اس من کے پرکرن میں سب طرف سے ہونیوالے دکھوں کا اور ان کے اپاؤں کا بیان کرنا نہایت ضروری تھا۔ سچ پوچھو تو انسان میں تمام اخلاقی خوبیاں ان منتروں کے وچار سے پیدا ہوتی ہیں شکر گذاری کا جذبہ ایک طرف انسان میں پیدا کیا جاتا ہے نمر شوشیل سوبھاو اور مزدیر اور نربھے ہونیکا دوسری طرف سامان بہم پونچایا جاتا ہے یہ کل امور ذیل کی تشریح سے ہر ایک غور کرنیوالے پر اچھی طرح واضح ہوں گے۔

پہلا منتر مشرق کی طرف سورج پرماتما کی قدرت کا عجیب و غریب منظہر ہے یہ سورج انسان کو دکھوں سے بچاتا ہے۔ اندھیرے میں چوری بھچار وغیرہ کے کوکرم رایج ہوتے ہیں۔ اندھیرے میں ہی ہر طرح کا خوف ہے۔ رات کو ستون کو چور سمجھکر خوف لگتا

ہے بھٹوکریں لگتی ہیں کسی چیز کا اصلی روپ دکھائی نہیں دیتا۔ نہ
ستھ نظر آتا ہے کام کاج ہو نہیں سکتے۔ ایسے اندھیرے کو ناش
کرنیوالا سورج یا اس کی کرنیں ہیں۔ پس یہ کہنا بجا ہے۔ کہ ایشور
پورب وشا میں پرکاشمان ہونیوالے سورج کے شستر یا سورج
کی کرنوں کے بان سے اندھکار کا ناش کرتا اور انسان کی
اندھیرے سے رکھشا کرتا ہے۔

پورب کی جگہ پراچی کے معنے سامنے طرف کے لئے جاویں تو بھی
پریکھش گیان کے ذریعے غلطی کا ناش پرماتما کراتے ہیں جو گپت
ہونے کی اوستھا میں ہو سکتی تھی اسی کو لطیف معنے میں لیں
تو اودیا اندھکار سے پرماتما ہمکو بچاتا ہے آدیتہ یا ۴۸ برس
کے پورن برہمچاریوں کے ذریعے جو ویدادی ستیہ شاستروں
کو بھلے پرکار وچار چکے ہیں۔ بس اودیا کے ناش کے لئے آدیتہ
برہمچاری یا پورن وِدوان اس کے بان ہیں۔

اسلئے اور سوکھشم یا ادھیاتمک ارتھ لیں تو جنم جنمانتروں کی
اودیا جنیہ سنسکاروں کے بل آورن آدمی کا پرماتما کا ساکھشات
درشن یا تتوگیان ناش کرتا ہے۔ غرضیکہ ستھول پراکرتک ارتھوں
سے لیکر تتوگیان تک اور موٹی عقل کے آدمیوں سے لیکر سمادھی
اوستھا میں بیٹھے ہوئے یوگیوں تک سب سے اس منتر کے ارتھ
کا سمبندھ لگتا ہے اور یہ وید کے یوگک شبدوں کی وہ کمال
کی خوبی ہے جو کسی انسانی زبان یا کتاب کے الفاظ میں رہنی ناممکن ہے۔ ہر
انسان اپنی علمی استعداد اور حالت کے مطابق وید منتروں سے

پرارتھنا کا اودیش پورا کر سکتا ہے

دوسرا منتر

دائیں یا دکھشن طرف کیلیئے پرماتما کا نام اندر لیا گیا ہے جس کے معنے ہیں ایشور یہ دان ودیا گیان دہن وغیرہ کسی سبب سے ہی ہو۔ ایشور یہ دان کو عزت اور مان پرتشٹھا کا اظہار کرنیکو اسے دائیں طرف بٹھایا جاتا ہے۔ گوروشش سے پتی پتنی کے پروہت یجمان کے دائیں طرف بیٹھتا ہے۔ پروہت آدی کو شردھا پورک جو دان دیا جاتا ہے۔ دائیں ہاتھ سے دیا جاتا ہے ادھکاریوں کی سیوا میں جو دان ارپن ہو۔ اسکا نام ہی دکھشنا ہے ارتھات دکھشن ہاتھ سے دیا گیا اس سے ظاہر ہے کہ پرماتما جو سب سے بڑا ایشور یہ وان ہے اس کے لیئے دکھشن وشا کے ستبندھ میں اندر نام لانا نہایت موزوں ہے۔

عزت یا مان کیوں ہوتا ہے یا دکھشنا کیوں دیجاتی ہے اس لئے کہ منیتا یا اپدیشک لوگ عوام کم گمراہی اور جہالت ودکھوں میں بھٹکنے سے بچانے کا تین کرتے ہیں سنتان کیلیئے ماتا پتا آچاریہ۔ پرجا کیلیئے راجا شش کے لیئے گورو۔ شروتا کیلیئے اپدیشک سب قابل تعظیم ہیں اور مختلف طرح کی رکھشا یا پالن کرنے سے پتر کہاتے ہیں۔ وہی پتر یہاں بان مراد لئے گئے ہیں اور جن انسانوں حیوانوں یا گمراہیوں سے وہ بچاتے ہیں ان کیلیئے شبد ہے ترشچی راجی ٹیڑھے چلنے والوں کی ٹیکٹی یا دیدہ ودرہ عمل کرنیوالوں کی جماعت یا کھوٹی برتیاں وغیرہ۔ پس ہر کشیف یا لطیف حالت یا موقعہ و محل کے مطابق تمام انسان اس منتر سے جسمانی روحانی

ہر طرح کی پرارتھنا کر سکتے ہیں ستھی چال والے جیووں سے وہ (حکیم) آدی کشا کرتے ہیں اور وید ورده چلنے والے انسانوں سے گیانی لوگ ایسے ہی سب طرح دکھ اور ان کے لئے پرماتما کے مختلف بیان سمجھہ لیجئے

تلیسر امنتر پچھم دشا میں سورج غروب ہوتا ہے یہ انسانوں کی گراوٹ اور ذلت سے تشبیہ پاتا ہے۔ پچھلی دشا نظر سے اوجھل ہے اسکا ہمیں علم نہیں بعض باتیں ہماری وال اس وقت پہ سوجھتی نہیں بعض موقعوں پر عقل کام نہیں کرتی اور ہمیں مختلف قسم کے نقصان پونچتے ہیں کتا پیچھے سے آکر کاٹتا ہے۔ سانپ ڈس جاتا ہے بڑے بڑے اجگر اور مگر ہمیں مصیبت لاتے ہیں ہنشیوں میں زہریلے سانپوں سے بھی خطرناک انسان ہو سکتے ہیں۔ جن کیلئے فارسی کا شاعر کہتا ہے۔

زنانِ باردار اے مردِ ہشیار　　اگر وقتِ ولادت مار زانید
ازان بہتر بہ نزدیکِ خردمند　　کہ فرزندانِ ناہموار زانید

جسکا مطلب یہ ہے کہ حاملہ عورتیں جنتے ہوئے سانپ پیدا کریں تو اس امر سے اچھا ہے کہ وہ نالائق بچے جنیں۔
فی الحقیقت سانپ کا زہر جو جسم پر ہی اثر کرتا ہے اتنا خوفناک نہیں۔ جتنا ایک دغاباز شخص مختلف طرح کے سوانگ بھر کر ناواقفوں کو لوٹتا پھرتا ہے۔ آہ! اسکی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں جسموں دلوں عقلوں گھروں ملکوں قوموں کیلئے خطرناک ہیں اس قسم کے ہاتی کارک زہریلے جانوروں یا انسانو

کیلئے پر داکو۔ کا شبہ وید میں آتا ہے۔
اگیانی جیوؤں کو پرکرتی قابو کرتی ہے اور منش آتم ہتیا تک کے
پاپوں کے بھاگی بنتے ہیں۔ اس کے لئے بھی یہی شبد ادھیاتمک
ارتھوں میں آئیگا۔ اس قسم کے ستھول یا سوکھشم سب طرح کے
دوش مختلف طرح کی اوشدھیوں سے دور ہوتے ہیں۔ بھوک
کے لئے اناج۔ زہر کے لئے جڑی بوٹی۔ ہنسک پشوؤں کے
لئے کھشتری اور ان کے شستر بڑے بڑے دراچاریوں اور
دغابازوں کیلئے ستیہ کا منڈن اور استیہ کا رز بھی ہوکر
کھنڈن کرنیوالے مہاتماؤں کے ست اپدیش سب اپنی اپنی قسم
کی اوشدھیاں ہیں اور وید کے ان شبدوں میں آتے ہیں اور چونکہ
برائیوں کا ناش کرنیکے لئے سریشٹ پرش ہی ادھکاری ہیں
دغاباز لوگوں کا تدارک سریشٹ راج پرش کرتے ہیں یا پبلک کو
دھوکے سے لوٹنے والوں کا پول کھولنے کے وہی ادھکاری ہیں
جو خود اُن برائیوں سے پاک صاف ہوں ایسے ہی منش ماتر کو
پاپ کیلئے ونڈ دینے والا بھی وہی بھگوان ہے جو خود سروتم
پرم سریشٹ پوجا کیا جانے کے یوگیہ ہے اور جسکو اپنے گنوں کے
سبب سے ورن کہا جاتا ہے۔ پس پشچم دشا میں دکھ کا ذریعہ
پرداکو۔ اسکو ناش کرنیوالے بان ان اور اسکے ذریعے پرداکو
سے ہماری رکھشا کرنیوالا ورن تینوں الفاظ اس منتر میں بالکل
موزوں ہیں۔
چوتھا منتر بہاڑیا اتریا مئیں اودِ سے پریم اور شانتی کا تعلق ہے

ہردے جسم کے بائیں اور ہے جو پریم اور شانتی کا کیندر ہے۔ پریم کی پاترا استری پرش کے۔ پتر پتنا کے ششش گور دکی بائیں اور بیٹھتے ہیں۔ پہاڑوں پر خصوصیت سے ہریاول ٹھنڈک اور شانتی کا نظارہ ہے۔ ایشور کا دھیان بھی اسکے ہر بھی جن بائیں طرف ستھت ہردے میں ہی کرتے ہیں اس لیئے اتردشا کے ساتھ سومیہ بھاد کا وشیش سنبندھ ہے اور پرماتما کیلئے سوموشبد آیا ہے کھیتیوں کو خودرو نیدگیوں سے نقصان پہنچتا ہے پرتھوی پر جب خودرو ئیدگیاں برسات میں بڑھتی ہیں۔ ملیریا پھیلتا اور مچھر آدی جیو جنتو بڑھ کر انسانوں کا ناک میں دم کرتے ہیں ایسے ہی پورن گیانی پرشوں کا سنگ نہ رہنے سے انسان خودرائے خودستا خودپسند خودغرض بنتے ہیں۔ خودرائی میں چلکر انسان وام مارگ جیسے ماتس شراب بھبھچار کا پرچار کرنیوالے مذہب نکال سکتے ہیں۔ سوتہ پرمان وید کا آشرا چھوڑ کر آیا بیتھی ہونیکا نتیجہ منش جاتی کی موجودہ حالت سے اچھی طرح دکھائی دے رہا ہے سورج کے نہ ہونے سے کچھ دیر انسان اپنے اپنے لیمپ وغیرہ کا عارضی سہارا لیتے ہیں اور آخر اپنی اپنی کھاٹ اور اپنی اپنی ہاٹ والا معاملہ ہوتا ہے ادھیاتمک وچار کو لیں تو ایشور سے دور ہونے پر ہر ایک آتما ابھیمان کا پتلہ بنا خودی کے بغیر کچھ دیکھتا ہی نہیں۔ اُن سب کثیف لطیف اوستھاؤں کیلئے سوجو (سویم اپتن ہوئے) کا لفظ اس منتر میں نہایت مناسب تھا۔ سوجو کے معنے آپ سے آپ موجود پرماتما ہی ہے اس سے ہی پیدا ہونے

ومرنے والے انسانوں کو پاپ آدی کے کارن دکھ پہنچتا ہے۔ ان سب سے رکھشا کرنیوالے سوم نام پرماتما ہیں جو شکتی روپی بان سے دکھوں کا سنگھار کر رہے ہیں شنی کیا ہے۔ بجلی ورشا۔ نہایت تیز فہم ذہین ڈاکٹر وید یا اپدیشک آدی بغیر ہماری خواہش کے پیدا ہوئی خوفناک بیماریوں کا علاج تجربہ کار حاذق حکیم یا الوبھوی وید آدی کرتے ہیں۔ تیز ورشا انیک خرابیوں کو ہٹاتی ہے۔ ہوا مچھر کو اُڑاتی ہے۔ کئی ویادھیوں کا فوری اور زود اثر علاج بجلی ہے خود رائی اور آپانہتی کو ہٹانے کے لئے ایسے مہان پرش پیدا ہوتے ہیں جو بجلی کی سی چمک کے ساتھ ستیہ کے پرکاش سے دنیا کو چکا چوند کر دیتے ہیں اور خودی کے شکار لوگوں کو علم اور عقل کے کرشمے دکھا کر سدھارتے ہیں۔ ایسا ہی اگیان کے کارن جو لوگ اپنا پرماتما کے نیم انوسار دکھ پاتے ہیں ان کو وہی بھگوان اپنے سومیہ سوبھاو سے اس دنڈ کے اندر ہی سدھار کا چمتکار دکھاتے اور اُن کی رکھشا کرتے ہیں۔

پانچواں منتر

اس منتر میں نیچے کی دشا کیلئے وشنو کا لفظ آیا ہے اس لیئے کہ یہ سمت نشچیت ہے۔ پورب پچھم اتر دکھن کی صحیح تمیز میں کئی اسباب سے غلطی لگ سکتی ہے لیکن نیچے کی دشا میں غلطی ممکن نہیں۔ پرتھوی نیچے کو ہے جس میں تم گن پردہان ہے یعنی اندھکار اس لیئے اس دشا سے جس دکھ دینے والے ذریعہ کا تعلق ہوگا۔ وہ تمو گن پردھان ہوگا۔ اس کے لیئے کلماش گریو کا لفظ وید منتر میں ہے۔ کالی گردن

والے سانپ آدمی بہت کم ہیں اُنہوں میں ایسا کے بدبول ہیں۔
اور چونکہ گریو و گردن سے اونچے یا اُتم سمجھانے کے لیئے آتا ہے۔
اس لیئے انسانوں میں کالی گردن والے انسان وہ ہوں گے
جن کے سر و دماغ جہالت اور خود غرضی یا تعصب کا شکار ہو چکے
ہیں ان دکھ دائی سادھوں کا ناش ویردہ بان سے ہوتا ہے
ندھروں کا ناش کرنے والی بیلیں یا جڑی بوٹیاں اور اُن کی زمین
میں پھیلی ہوئی لمبی پتلی جڑیں روپ بنسپتی ویردہ کے ارتھ میں ہیں
بد دماغ لوگوں کے اندرونی سنسکاروں کی تہ تک پہنچنے والے
دور اندیش دوربین دھرم الفر سازیتی کو وچار سکنے والے ہی ویردہ
کہے جاتے ہیں پس گھور نموگن پر وہان ہر طرح کے ذریعے سے
جو بڑے سے بڑا دکھ ہوتا ہے اس کا بھی اُپائے پرماتما کی سرشٹی
میں ہماری رکھشا کیلئے ہے اور کبھی بھی بڑی سے بڑی آپتی آدمی
یہ وچار سنتوش دیتا ہے کہ سروتر ویاپک پرماتما ہی ہمارا
رکھشک ہے۔ اسی لیئے وشنو نام دیاپک پرماتما کا اس منتر میں
آیا ہے۔

چھٹا منتر

اس میں اوپر کی طرف کا سنکیت ہے جس سے اونچائی و
بڑائی کا تعلق ہے انسانی جسم میں دماغ سب سے
اونچا ہے کرم اندریوں میں زبان سب سے اونچی ہے۔ انسانی
جماعت میں سنیاسی، گورو یا برہمن سب سے زیادہ عزت کے قابل
ہیں اس لیئے کہ ان کا دماغ سب سے اعلیٰ ہے جو باریک مضامین
کو سوچتا ہے اور اس لیئے کہ ان کا پڑھانے وا اپدیش کا کام

زبان سے تعلق رکھتا ہے جو سب سے اونچی اور مقدم کرم اندری ہے۔ بانی کا آدرش وید ہے اور اس وید کا سوامی پرماتما ہے۔ اس لیئے اس کے واسطے برہسپتی کا لفظ منتر میں آیا ہے یعنی بانی کا سوامی۔ چونکہ حقیقی بڑائی بھی بانی کے میٹھا اور سچا ہونے پر منحصر ہے اور پرماتما کی کلام ویدان سب خوبیوں سے بھرپور ہے اس لیئے اُسے سب سے زیادہ بڑائی حاصل ہے اور برہسپتی کے معنے بڑا سوامی بھی ہے اوپر کی طرف سے ہونیوالے روگ شوبت گسشٹ آوی بڑے بھینکر ہیں۔ سوریہ کی گرمی کا حد اعتدال سے زیادہ پڑنا ایسے روگوں کا کارن ہے خشک سالی کو دکھ اور دماغی خرابیوں والے پاگل پن کے سے روگ یا گرمی سے ہونیوالے دکھ کا ناش کرنے کیلیئے پرماتمانے ورشا آدی کا پربندھ کیا اور اس سے انسانوں کی رکھشا ہو رہی ہے

اسی طرح اُچ کوٹی کے مانسک اور آتمک دکھوں کو ستیہ دھرم کے اپدیش روپی امرت درشا دور کرتی ہے جو بانی کے سوامی انسان کرتے ہیں۔ پس اوپر کی دشا والے منتر میں پرماتما کا نام برہسپتی لانا۔ دکھوں کا سادھن شوتروکو اور اس کے ناش کا سادھن ورشا کو بتانا بالکل صحیح ثابت ہوتا ہے

خلاصہ یہ کہ ان منتروں میں نہایت اعلٰے قیمتی اور علمی رموز مخفی ہیں جتنا زیادہ غور کیا جائے اتنے ہی پوشیدہ معانی منکشف ہوتے ہیں۔ لیکن عبادت کی غرض پوری نہ ہوتی اگر ان میں وہ مشترکہ حصہ نہ ہوتا جس کے ذریعے انسان

بار بار پرماتما کے حضور جھکتا اور شکر گذاری سے اس کے دربار میں جبین سائی کرتا ہے۔ ایشور کے گنوں کے لئے نمسکار۔ اس کے آدھی پتی ہونے کیلئے نمسکار۔ رکھشکوں کیلئے نمسکار۔ بانوں کے لئے نمسکار۔ یہاں سب کو نمسکار بار بار نمسکار کرنا جس قدر انسانوں کے اندر نمرتا۔ اور کرتگیتا کے بھاؤ اور ایشور کے گنوں تنہا دکھوں کے ناش کرنے والے سادھنوں کا گیان اور اُن کی سچی قدردانی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ ایشور کی مہانتا کا نقش ہوتا۔ اس کی حفاظت وغیرہ کا اعتقاد مضبوط ہوتا ہے۔

لیکن ان سب سے بڑھیا اور معرکے کی بات اخیر میں ہے جو انسان کو منصف مزاج۔ دیاوان سب کا دوست۔ سب کا خیر خواہ بناتی اور نرویرا اور نربھے پد پر پونچاتی ہے۔

انسان جب یہ کہتا ہے کہ ہے پرماتما تو ہی ہمارا رکھشک ہے اس لئے جو ہم سے دویش کرتا ہے یا جس سے ہم دویش کرتے ہیں اُسے ہم آپ کے نیائے آدی کے حوالے کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اندر کسی کے لئے دشمنی یا کینے کے جذبات نہ ہوں۔ جب ایسا ہوگا ہمارے ساتھ بھی کوئی دشمنی نہ کریگا اور ہم ہر طرح بے خوف زندہ رہ سکینگے۔

ایشور سے پرارتھنا کرنے کا آدھیکاری آریہ یا نیک انسان ہے اس کے خلاف کی پرارتھنا منظور نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پرارتھنا کے ساتھ عمل لازمی ہونا چاہیئے اس لئے آریہ پُرش سے

جو دویش کرتا ہے وہ نیک نہیں ہو سکتا اور نیک جس سے دشمنی
یا اختلاف رکھتا ہے ۔ وہ بھی نیک نہیں اور اس لئے ایشور سے
آریہ کا پرارتھنا کرنا موزوں ہے ۔ لیکن ممکن ہے پرارتھنا کرنے
والا نیک نہ ہو یا کم سے کم کسی مخالف کے متعلق خود غلطی پر ہو
یا ممکن ہے دوسرے فریق کا ہم سے دویش کرنا مبنی بر انصاف
ہو اور ہم کسی سے انصاف کے خلاف دیوہار کر رہے ہوں ۔ اس
قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے ہم اور پاپ کر بیٹھیں ۔ اس لئے
ایشوری نیائے پر ہی اس بدلے کو چھوڑنا چاہیئے خود بھی جوابی
سلوک میں ایشوری نیائے کو ملحوظ رکھیں اور اسی کے مطابق
پرماتما سے کامنا و پرارتھنا کریں ۔

اس طرح من ہی دویش سے رہت ہو کر سنسار میں سچی شانتی اور
کلیان کی پراپتی کا ذریعہ بن سکتا ہے ۔

اُپستھان منتر

ओ३म उद् वयन तमसस परि स्वः पश्यन्त
उत्तरम। देवन देवत्रा सूर्य्य मगन्म ज्योति
रुत्तमम ॥ यजु: ० ३५।

اوم اُدویم ذات + وئیم (ہم) تمس (ظلمت) پر سوہ پشینتہ (اشیتیہ)
شر دھا پوروک ہم اندھکار سے پرے آنند سروپ دیکھنے والے
اُتّرم ولوم سوریہ گگنم (سوریم + اگنم) جیوتر تمم (جیوتنا اتمم)
نیئنہ آنند داتا پرکاشمان سرووتم

ترجمہ جو پرماتما اندھکار سے پرے۔ آنند سروپ نتیہ (غیر فانی) پرم آتمہ
داتا پرم دیو چراچر کا آتما پرکاش سوروپ اور سرودتم ہے اس کو ہم شردھا
پوربک گیان چکھشو سے دیکھتے ہوئے پراپت ہوں

ओ३म् उदुत्यञ्जातवेदसन् देवं वहन्ति केतवः
दृशे विश्वाय सूर्य्यम्॥ यजु० ३३।३१॥ सा० पू०
१।१।३।११ ऋ० १।५०।१॥ अथर्व २०।४७।१३

اوم ادیتیم (اد + اُو + تیم) جات ویدسم دیوم وہنتی
شردھا سے اسکو وید کا پرکاشک آنند داتا دکھاتی ہیں
کیتوہ درشے وشوائے سوریم
کرنیں دکھانے کیلئے وشو کا چراچر آتما

ترجمہ۔ وید کے پرکاشک آنند داتا چراچر کے آتما پرمیشور کا وید سورج
کی کرنیں درشن کراتی ہیں۔ جس سے وشو ودیا کا پرکاش ملتا ہے۔

ओ३म् चित्रन् देवाना मुदगा दनीकञ्चक्षु
र्मित्रस्य वरुणस्याग्नेः। आप्रा द्यावा पृथिवी
अन्तरिक्ष ँ सूर्य्य आत्मा जगतस्तस्थुष
श्च स्वाहा।

اوم چترم دیوانا مدگا دنیکم (دیوانام + اُو + اگات + انیکم)
چکھشُر (چکھشو) متر سیہ ورن سیا گنے (ورنسیہ اگنیہ)
او بہت دودانوں کو پراپت بلوان
پرکاشک سب متر پرشوں کا شریشٹ پرشوں کا اگنی کا

آپرا دیاوا پرتھوی انترکھشم سوریہ آتما جگتس
دیپتا پرکاشمان پرکاش رہت مدھستھ لوگ سوریم پرکاش ہے ویاپک جنگم
تستھوشچ (تستھو شرچ) سواہا
ستھاور آہا

ترجمہ آہا! کیا ادبھت پرماتما ہے جو جنگم اور ستھاور جگت میں ویاپک ودوانوں کو پراپت بلوان۔ پرکاش سوروپ۔ پریہ بھگتوں شرشٹ پرشوں تتھا اگنی کا بھی پرکاشک ہے اور دلوک پرکاشمان۔ پرتھوی (پرکاش رہت) اور انترکھش (درمیانی) لوکوں کو دھارن کر رہا ہے

ओ३म् तच चक्षु देवहितम् पुरस्ताच
छुक्र मुचचरत। पश्येम शरद शतम्
जीवेम शरद: शत ७ शृणुयाम शरद:
शतम् प्रब्रवाम शरद: शतमदीना: स्याम
शरद: शतम् भूयश्च शरद: शतात।

यजु० ३६।२४

اوم تچکھشر (تت + چکھشوہ) دیوہتم پرستاچ
وہ درشا ودوانوں کا ہتکاری پوروکا ہی
چھکر مچرت (پرستات + شکرم + اچرت) پشیم شردہ شتم
شدھ ورتمان درشن کریں سال سو
جیویم شردہ شتگونگ شرنو یام شردہ
جیویں سال سنیں سو سال
شتم ستو پربرو ام ادیش کریں شردہ سال

شت مدیناه یا سیام شرده ششم جھو لیشیخ
سو سوتنتر غیر محتاج ہوویں سال سو اسطرح جیویں
شردہ شتات
سال سو کے بعد

ترجمہ۔ وہ ورشٹا و دوانوں کا ہتکاری۔ شدھ سوروپ۔ اناوی کال سے موجود ہے۔ اس کی کرپا سے ہم سو برس تک اس کے درشن کرتے ہوئے جئیں۔ سو سال تک غیر محتاج سوتنتر ہو کر ان کے گیان کا اپدیش کرتے رہیں۔ سو سال تک شردھا سے اسی کا اپدیش سنتے رہیں اور سو سال کے بعد بھی اسی پرکار جیون دینیت کریں۔

تشریح دہارنا کے بعد دھیان ہوتا ہے۔ ویسے ہی منتا پر کرما کے بعد اپستھان منتر ہیں۔ جسکے معنے ہیں پرماتما کے نزدیک ستھت ہونا۔ تمام جسمانی قوا۔ سے الگ ہو کر اب آتما ہی پرماتما کا دھیان کرتا ہے۔ اسی کے گُنوں کا چنتن کرتا ہے وہ اندھکار یا اگیان سے رہت۔ ناش سے رہت۔ آنند کا داتار پرم دیو۔ چراچر کا آتما۔ سرووتم۔ پرکاشمان۔ ودیدپرکا شک ودوانوں اور بھگتوں کو پراپت اور تینوں لوکوں کو دھارن کرنیوالا تتھا جیو آتما کے کرموں کا ساکھشی ہے ان گنوں کا لفظوں میں بیان کرنا یامن ہے چنتن کرنا اور ہاتھ ہے اور خود آتما کا ان گنوں کا دھیان کرنا ار تہات گنی پرماتما کے درشن کرنا اندریات ہے ان منتروں میں پرماتما کو ساکھشات کرنے کیلئے دھیان ہوتا ہے اور

اس کا ذریعہ ایشور سے پرکاش کئے ہوئے وید سورج کی کرنیں ہیں
شبدوں میں ایشر کا جپ کرنیوالے تو اُس سے ایستان منتروں
کے جپ کے ساتھ پوری عمر تمام قوار کی سلامتی کے ساتھ غیر محتاج
رہتے ہوئے گذارنے کی کامنا کرتے ہیں لیکن سچے دہیانی پرستش
کی ادنے کا منایہ ہے کہ شریر سے اسکا سنبندہ جب تک ہے سرشٹی
میں وہ پرماتما کے درشن کرے اسی کی وید بانی کا شرون متن
اور ندِ دھیاسن کرے اسی کا اپدیش سناوے اور اس کے
بعد موکھش پد کو پراپت ہو کر سعیچہا پورنک برہم میں بچرتا ہوا
سوبہادک شکتیوں سے سرو پرکار کا آنند پاوے

گایتری منتر

ओ३म् भूर्भुवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यम्
भर्गो देवस्य धीमहि। धियो यो नः प्रचो
दयात्। यजु० ४०।२७॥

اوم بھور بھوہ سوہ تت سویتر ورینیم
پرانوں کے پیارا دکھہ ناشک سکھ سروپ وہ جگت پتا پوجنیہ
بھرگو دیوسیہ دہی مہی دھیو یو نہ
وگیان سروپ دویہ گن یکت دہیان کریں بدھیوں کو جو ہماری
پرچودیات
پریرے

ترجمہ پرانوں سے پیارا دکھہ وناشک سکھہ سوروپ جگت پتا ۔ پوجنیہ وگیان سروپ اور دویہ گن یکت پرماتما کا ہم دھیان کریں کہ وہ ہماری بدھیوں کو پریرے ۔

تشریح انسانی جسم میں سب سے بڑھیا اوزار آتما کے پاس عقل ہے جیسے گاڑی میں کوچبان ویسے ہی جسم میں بدھی ہے ۔ بدھی کے ٹھیک ہونے پر انسان من اندریوں اور سارے جسم کے انگ اپانگ کو سرکھشت رکھنا اور اس سے ٹھیک ویوہار کرتا ہے بدھی بھرشٹ ہونے پر نہ جسم نہ دنیاوی دولت کو محفوظ رکھا جا سکتا نہ ان کا سدپیوگ ہو کر فائدہ مل سکتا ہے جیسے باہر کی اندریوں میں آنکھہ ویسے ہی اندر کے اوزاروں میں بدھی سب سے اونچ ہے ۔ جسمانی یا دنیاوی تعلق میں سب سے اعلےٰ پایہ کے انسان ہمیشہ عقل کی ہی شدھی کیلئے پرارتھنا کرتے ہیں برائی غلطی پاپ اور دکھہ سے بچا کر بھلائی دھرم اور سکھہ کی طرف لیجانیوالی یہی شکتی ہے ۔ اس لئے اتم اور اونچ کوٹی کی پرارتھنا اس مول منتر سے بدھی کے متعلق کی گئی ۔ لیکن روحانی تعلقات میں آتما کو گیان کو گرہن کرنیوالی شکتی یا گیان نیتر کو بدھی کہتے ہیں دھیان کی اوستھا میں جب سمادھی سدھ ہو جاتی ہے آتما پرماتما کو ساکھشات کرتا ہوا نکت کنٹھ سے یہی کامنا یا پرارتھنا ظاہر کرتا ہے کہ میں پرماتما کے ہی دھیان میں مگن رہوں تاکہ پرکرتی کے بندھن سے بچکر آنند سروپ بھگوان سے یوگ سے جنم مرن کے دکھوں سے چھوٹوں ۔

نمسکار منتر

ओ३म् नमः शम्भवाय च मयोभवाय च। नमः शङ्कराय च मयस्कराय च। नमः शिवाय च शिवतराय च। यजु० १६।४१॥

اوم نمہ شمبھوائیچ (شمبھوائے + چ) میوبھوائیچ (میوبھوائے + چ)
سُکھ سوروپ اور سُکھ داتا اور

نمہ شنکرائیچ (شنکرائے + چ) میسکرائیچ (میسکرائے + چ)
نمسکار منگل سروپ اور منگل داتا اور

نمہ شیوائیچ (شوائے + چ) شیوترائیچ (شیوترائے + چ)
کلیان سروپ کلیان داتا اور

ترجمہ سُکھ سوروپ اور کلیان سروپ کو نمسکار۔ منگل سروپ اور منگل داتا کو نمسکار کلیان سروپ اور کلیان داتا کو نمسکار۔ اور بارم بار نمسکار۔

تشریح بھگتی کی انتم پراکاشٹا سب کچھ ایشور ارپن کرنا ہے۔ اگیانی لوگوں کو ایشر پر وشواس نہیں۔ اسلئے وہ نشکام کرم نہیں کر سکتے۔ ایشر کا خالی نام بھی لیویں تو روٹی دولت مکان استری مقدمہ جیتنے اولاد ہونے وغیرہ کی پرارتھنا کر لیتے ہیں۔ لیکن جن گیانیوں نے گیان نیتروں سے

پرماتما کے درشن کر لیئے اور انہیں نشچے ہو چکا۔ کہ سکھہ منگل اور کلیان کا وہ سروپ اور سب سکھہ آدی کا سچا داتا ہے وہ اُچ کوٹی کی اپاسنا کرنے کے بعد ان چھہ چیزوں کیلئے پرارتھنا کریں یہ ناممکن ہے۔ ایشر نیائے کاری ہے کرم کا پھل اورشیہ دے گا وہ آنند سروپ ہے اسکے اپاسکوں کو اس کے سوبھاؤ سے ہی آنند کی پراپتی ہوتی ہے پس اب اس سے مانگیں کیا وہ یہی اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنا دھن اپنا علم اپنا کرم سب کچھہ اسی کو ارپن کریں ایشر کرے۔ منش جاتی کے دن پھریں اور وہ پھر سے سچی بھگتی کے مارگ پر چلکر پرماتما کے آگے جھکنا اور نشکام بھاؤ سے اس کے حکموں کی تعمیل کرنا سیکھے۔ اوم شم۔

خاص قابل نوٹ باتیں

اوم سندھیا کے منتروں کی پہلے اوم شبد آتا ہے۔ یہ پرماتما کا ذاتی نام ہے ایشور کی صفاتی نام بے شمار ہیں لیکن ذاتی نام ایک اوم ہے جیسے ایک آدمی کے تعلقات و کام وصفات سے بہت نام ہوتے ہیں کسی کا باپ کسی کا بیٹا کسی کا بھتیجہ کسی کا پتی ہے سکول میں پڑھانے پر ماسٹر کہلاتا ہے اور دفتر میں کام کرنے پر کلرک یا اہلکار۔ ایسا ہی خطاب اور لقب بھی کئی ہو سکتے ہیں۔ مگر ذاتی نام ایک ہی ہے ویسے ہی پرماتما کا سرووتم برنج نام اوم ہے۔ اسکے آ اُ اور م تین اکھشروں سے انیک نام سدھ ہوتے ہیں۔ جس کی ویاکھیا

انیک دھرم پستکوں میں کیگئی ہے کسی دوسری زبان یا مذہب میں پرماتما کا ذاتی نام نہیں بتایا گیا۔ خدا کے نام جو آتے ہیں یا تو صفاتی ہیں یا سنسکرت لفظوں کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ دعوے پکھشپات کے سبب سے بے شک ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ فلاں نام جو ہم لیتے ہیں خدا کا ذاتی نام ہے لیکن دلیل یا ثبوت سے اس لفظ کے اندر یہ صلاحیت دکھا سکنا ناممکن ہے کہ وہ لفظ مخصوص طور پر ایسی صلاحیت رکھتا ہے جو خدا کے ذاتی نام میں ہونی چاہیے۔ مسلمان اسم اعظم کو مانتے ہیں مگر یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ اسم اعظم کیا ہے۔ ان کے ہاں الٓمٓ لفظ کے متعلق اختلاف ہے جو قرآن کی سورتوں کے شروع میں آتا ہے کوئی اسے پوشیدہ رمز مانتے ہیں کوئی مقطعات مراد لیتے ہیں اس سبب سے اختلاف کا شکار رہتے ہیں لیکن فی الحقیقت قرآن میں سب کچھ پہلے سے موجود کتابوں وغیرہ سے لیا گیا ہے۔ سورت کا لفظ سوکت۔ منزل کا لفظ منڈل۔ رکوع کا لفظ رک سے لیا گیا ہے سورۃ فاتحہ محض ایک وید منتر اگنے نیہ سپتھا۔۔۔ کا ترجمہ ہے۔ پس الم لفظ بھی کوئی نئی ایجاد نہیں ہو سکتا۔ شاید ایسا دعوے کیا گیا ہے جیسے شروع میں اوم لکھنے کا پہلے رواج تھا ویسے ہی اسلام میں عمل ہوا۔ سوائے اسکے کہ اوم کی جگہ الم بنا دیا گیا یہ بحث یہاں غیر متعلقہ ہے کہ دیدہ دانستہ ایسا ہوا یا غلطی سے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ بغیر اسکے الم لفظ کی کوئی وقعت یا غرض ثابت نہیں ہو سکتی۔

۲۔ سندھیا کا وقت	پہلے کہہ آئے ہیں کہ سندھیا کا وقت دو گھڑی رات رہے سے دو گھڑی دن چڑھے تک اور

اُدھر دو گھڑی دن - رہے سے دو گھڑی رات گئی تک ہے - سندھیا
کے معنے ہیں پہلی پرکار ایشور کا دھیان کرنا اور سندھی نام ہے
دونوں وقت کے میل کا - چونکہ رات آرام کیلئے ہے اور دن
کام کیلئے اور ایشور کے ساتھ ہمارا تعلق آرام میں بھی ہے اور
کام میں بھی اسلئے دونوں کے میل میں سندھیا کرنی لازمی ہے
کام کو شروع کرنے سے ایشور کا دھیان کرنا مانوں نیک کاموں
کی بنیاد کو پختہ کرنا ہے جو دن بھر ہم کر سکتے ہیں جب تمام قوا کی
مضبوطی اور شدھی کے لئے پرارتھنا کرکے اور ایشور کے انیک
سریشٹ گنوں کا چنتن کر کے ہم اپنے اندر شبھ سنکلپ خاص طور پر
اُتیجت کرینگے تو ضرور اسی وقت سے شروع ہونیوالے عمل بھی
ضرور شبھ ہونگے - جیسے بیج پر پھل ہوتا ہے ویسے ہی پراتہ کال
کی انیک اوستھاؤں پر دن کے کرم ہیں - انسان جب تازہ دم اور
ہوش ہواس کے لحاظ سے نہایت اچھی اور شانت اوستھا
میں ہوتا ہے اس وقت سندھیا کے ذریعے اچھے سنکلپوں کو
دھارن کرنے سے جو درڑھتا ارادے اور تحمل کی آسکتی ہے
وہ محتاج بیان نہیں - ایسا ہی جب کام سے جسم اور اندریاں
تھک چکیں آرام سے پہلے پھر پرماتما کے دربار میں حاضر ہو کر
دن بھر کی بھول چوک کی تلافی کرے ارتھات آئندہ کے لئے
نیک ہدایت پانے کے لیئے وہی عمل کرنا کمزور اندریوں کو پورے
طور پر وش میں کراتا ہے - اس کے علاوہ دن اور رات کے تیسرے وقتوں
میں عبادت کرنے کا رواج جو کئی اہل مذاہب ڈال رہے ہیں -

یہ محض تو ہم پرستی ہے۔ جسمانی قوا جس غرض کے لئے دیے گئے ہیں۔ اس غرض کو بھولنا صحیح نہیں۔ ویسے خدا کے بندے رات دن اس کے دھیان میں لگیں۔ دنیا سے جو اوپر اٹھ چکے ہیں وہ اپدیش کریں یا آتم چنتن سوادھیائے یا ایشور دھیان سب ٹھیک ہے ان کا شواس شواس برہم ارپن ہے لیکن جن کا کام پڑھنا یا گرہست کے کام کاج کرنا ہے وہ اپنے فرائض کے لحاظ سے دن بھر وہ یا لوکول کرم کرنے کے پابند ہیں اور کام کے پہلے اور پیچھے سندھیا کے ذریعے ایشور دھیان کرے۔

۳ سندھیا کتنی دفعہ

بعض پورانک لوگ تین کال کی سندھیا مانتے ہیں۔ ان کا خیال ہے دوپہر کو درمیانی سندھی ہے لیکن اس حالت میں آدھی رات کو درمیانی سندھی کیوں نہ مانی جاوے اور پہر آدھے دن اور آدھی رات کے درمیانی پہروں کی سندھی کیوں نہ مانی جاوے اور اس طرح کرنے سے برہمچاریوں کے پٹھن پاٹھن اور گرہستیوں کے کام کاج و کمائی کے لئے وقت ہی کونسا رہ جاویگا۔ ساتھ ہی وید میں اور شاستروں میں ہر جگہ سائنک اور پراتہ دونوں کال کی ہدایت ہے (اتھرو وید ۹ - ۵۵ - ۳ و ۴) سائنک سائنک گرہ پیتر نو اگنہ۔ پراتہ پراتہ سومنسیہ داتا۔ پراتہ پراتر گرہ پتر نو اگنیہ۔ سائنک سائنک سومنسیہ داتا .... اس میں بھی پرار تھنا ہے کہ

ایشور ایسی کرپا کرو ہم سانیک پراتہ آپ کے دہیان سے آنندت ہوں۔

سام وید ا۔ ۸۔ ۴۔ اُپتوا اگنے دوے۔ دوے دو شاوستر دھیا ویم۔ نمو پرنت ایسی۔ ارتھات ہے گیان داتا پرماتمن! کرپا کرو کہ ہم ہر روز صبح اور شام شردھا پوربک آپ کا دہیان کرکے آپ کو پراپت کریں۔

منوسمرتی میں بھی ہر کہیں دو کال کی سندھیا کا ورنن ہے ایسے ہی اور سمرتی پران میں انیک پرمان موجود ہیں۔

لیکن مسلمان اور بھی آگے ہیں۔ وہ پانچ وقت کی نماز کو مان رہے ہیں۔ لیکن قرآن میں عام طور پر دو وقت کی ہدایت ہے قرآن سورۂ نور آیت ۳۶ میں ہے

اور (وہ چراغ جو خدا کے) ایسے گھروں اور عبادت گاہوں میں روشن کیا جاتا ہے جن کی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ ان کی عزّت کی جائے اور صبح شام اُن میں خدا کا نام لیا جائے۔ بائبل میں بھی صبح اور شام کی ہی ہدایت ہے زبور میں ہے۔

خداوند کا شکر کرنا اور تیرے نام کے گیت گانا ہے حق تعالےٰ بھلا ہے۔ صبح کو تیری شفقت کا اور رات کو تیری دیانتداری کا تذکرہ۔ وغیرہ وغیرہ

پس تمام مذاہب کا متفقہ فیصلہ دو وقت کے حق میں ہے یہ امر نظر انداز کیا نہیں جاسکتا۔ کہ قرآن میں پانچ وقت

کی نماز کا بھی ذکر ہے۔ لیکن ایسی آیتیں صرف ۲ ہیں اور دو وقت والی آیتیں ۱۱۸۔ پس اس کثرت مقابلے میں ۲ کی حقیقت کیا ہے اور اگر ان کا وزن بھی دیا جاوے تو بہ قول مولانا محمد حسین صاحب اڈیٹر رسالہ اتحاد مذاہب عالم یہ اپدیش محض دنیا کی تعلقات چھوڑے ہوئے لوگوں کے لیئے ہو سکتا ہے ورنہ کام کاج والوں کیلیئے یہ بڑی بھاری سخت گیری ہے۔ ظہر و عصر کی نماز ملازم لوگوں کو قضا ہی کرنی پڑتی ہے مسلمانوں میں حدیث ہے کہ حضرت صاحبؐ معراج کی رات کو سات آسمان کی سیر کر کے خدا کے پاس گئے اور وہاں سے انہیں ۵۰ نماز کا حکم ہوا مگر واپسی پر حضرت موسےٰ کے اصرار پر وہ بار بار خدا کے پاس لوٹے کہ اتنی نمازیں میری امت کے لیئے بوجھ ہونگی اسپر خدا کم کرتے گئے۔ ۴۰۔۳۰۔۲۰۔۱۰۔ اسے ۵ رہگئیں تو بھی موسےٰ نے کہا پھر جاوٗ۔ مگر حضرت صاحبؐ نے پھر جانا مناسب نہ سمجھا اور ۵ نمازیں قایم رہیں اے کاش محمد صاحب ایکبار اور چلے جاتے جس سے سارا جھگڑا مٹ جاتا۔ اور دو وقت کی نماز قایم ہو کر اختلاف نہ ہوتا۔

لیکن یہ خیال بعض لوگوں کا من گھڑت ہے نہ آسمانوں کا وجود نہ براق و جبرئیل کا ثبوت نہ لاکھوں کروڑوں میلوں کا سفر کر کے اور تمام آسمانوں پر قدما کو ملکے اور ان سے تبدیل کلام وغیرہ کر کے آن کی آن میں لوٹ آنا ممکن نہ

انسان ایک دو چار پانچ میل سے اوپر کسی طرح جا و زندہ رہ سکتا ہے پس یہ ساری بات محمدؐ صاحب کی فضیلت کو نہیں بلکہ مسلمانوں کی جہالت کو ثابت کرتی ہے اس سے تو وہ خیال ہی نہایت معقول اور بہت اغلب معلوم ہوتا ہے۔ جو سید محمد علی ایم آر اے ایس نے آلہ آباد کے رسالہ ادیب ستمبر ۱۹۱۳ء میں ظاہر کیا تھا کہ ہندوؤں کے پانچ یگیوں کی جگہ مسلمانوں میں پانچ وقت کی نماز ہوئی۔ کچھ ہی ہو یہ ہر طرح ثابت ہے کہ دو وقت کی سندھیا پر نہ کوئی اعتراض ہو سکتا ہے اور نہ کوئی اور طرح کا رواج معقول یا صحیح ثابت ہو سکتا ہے۔

۴۔ سندھیا کے لوازمات | سندھیا کی ودھی میں ہم نے شوچ۔ کُلا۔ داتون۔ سنان۔

آچمن وغیرہ کا جو ذکر کیا ہے یہ سندھیا کی کامیابی کیلئے لازمی ہیں لیکن یہ نہ سمجھا جاوے کہ سندھیا ان کے بغیر ہو نہیں سکتی۔ اصلی غرض ایشور کا دھیان ہے اگر اس سے پہلے حاجت نہ ہو یا داتون نہیں مل سکتا یا جل نہ ہونے سے سنان نہیں ہو سکتا یا ہر بیماری کے سبب نہانا غیر مفید ہے وغیرہ تو یہ کوئی پابندی لازمی نہیں رہتی۔ ایشور کا دھیان ہر حالت میں ہونا لازمی ہے پورانکوں نے مورتی پوجا کے خیال میں پڑ کر اپنے اور مورتی کے متعلق سنان۔ دھوپ دیپ نیویدیہ وغیرہ کی پابندیاں اپنے اوپر عاید کر لی ہیں۔ مسلمانوں میں ۳۔ ارکن یعنی فرائض نماز تھا

واجبات ۱۲۔ سنتین ۶۳۔ مستحبات ۳۲ مانے گئے ہیں اور مفسدات نماز ۳۷۔ مکروہات ۱۹۴ کے ساتھ ملکر ۳۴۳ رکن نماز کے بنگئے ہیں اس سے اسلام میں اختلاف رائے ہے اور بڑے سے بڑے مومن کے لئے بھی نماز کا پابندی سے ادا کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ لیکن ویدک سندھیا میں محض ایشور دھیان یا توجہ الی اللہ ہی ہمیشہ لکھش رہا اور اب بھی ہے کوئی معمولی سے لوازمات ہیں بھی۔ تو وہ توجہ کی کامیابی کے معاون کے طور پر ہیں نہ کسی پابندی کے طور پر۔

قابل دید۔ قابل قدر۔ محققانہ و عالمانہ تازہ مذہبی تصنیفات

ساروجنک دہرم (ہندی) عالمگیر دہرم الہام کی ضرورت وید ہی ایشوری گیان ہر ویدوں میں جملہ علوم موجود ہیں بائیبل و قرآن کی جانچ وید کا پرکاش ہر ان امور کو مفصل اور دلیل و حوالہ کے ساتھہ مستند صورت میں دیکھنا ہو تو اس کتاب کو غور سے پڑہو۔ قیمت ۵ر

احمدی ہتھکنڈوں کا کھنڈن شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی مشہور و معروف تصنیف تکذیب براہین احمدیہ کا ہندی ترجمہ۔ کتاب کی خوبیاں مصنف کی مسلمہ شہرت و لیاقت کے باعث محتاج بیان نہیں۔ ترجمہ نہایت محنت و جانفشانی سے کرنے کے ساتھہ عموماً حوالہ جات کی عبارتوں کو درست کیا گیا ہے قیمت ایک روپیہ ۸ر (۱؍۸)

ویدوں کا عربی میں ملخ مصنفہ شری پنڈت دہرم بہکشو جی ایڈیٹر آریہ مسافر دہلی اسمیں مضبوط اور مستند تاریخی و مذہبی حوالجات دیکر ثابت کر دیا گیا ہے کہ حضرت محمد صاحب اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق ویدک دہرم کے معتقد

قابل دید کتب

بھوشیہ پران کی آلوچنا:۔ پرانوں میں کیسی گندی اور ناپاک تعلیم بھر رہی ہے اس کا حقیقی فوٹو دیکھنا ہو۔ تو اس کتاب کو پڑھیے ہر مضمون کے متعلق صاف اور صحیح حوالہ جات دیئے گئے ہیں۔ جس سے معمولی عقل کا آدمی بھی حقیقت کو جان سکتا ہے قیمت فی جلد ۱۰/ اردو ۱۲/ ہندی۔

حضرت ارمان کا کچا چٹھا:۔ منشی راج نارائین ارمان کی دروغ بیانیوں اور دہوکا بازیوں کے علاوہ اس کی عام اندرونی کمزوریوں کا مکمل اور واضح بیان اس مختصر ٹریکٹ میں آگیا ہے قیمت ۱/

کتب مصنفہ لکھشمن آریوپدیشک

مکمل جیون چرتر مہرشی دیانند سرسوتی ۵/
برہمچریہ آشرم ۸/
اسلامی بہشت کی حقیقت ۳/
داعی اسلام یا تباہی اسلام؟ ۳/
دین اسلام اور اسکی اشاعت ۲/
مکر توڑ یا اعمال نامہ دہرم پال ۲/
" " ہندی ۳/
کفر توڑ کا بھانڈا پھوڑ ۲/
دہرم پال اور دین اسلام ۲/
داعی اسلام یا تباہی اسلام ہندی ۴/
آغا خانی دام فریب (مصنفہ مہاشہ پنڈی داس) ۱/
" " ڈھول کا پول ۱/
اسلام پھوڑ ۱/

خلاصہ تعلیم قرآن (خلیفہ ہری سنگھ جی) ۴/
افشاء راز فقیر ۲/

کتب مصنفہ پروفیسر بالکشن صاحب ایم اے

ارتھ شاستر ہندی ۸/
سوراجیہ " ۴/
آریوں کی وگیانک انتی ۲/
اگنی ہوتر دیا کہیا ۴/
انڈسٹریل ڈی کلائن ان انڈیا انگریزی مجلد ۸/
بھارت ورش کا سنگھشپت اتہاس حصہ اول ۸/
" " حصہ دوم ۸/

متفرق کتب

عیسائی سدہانت درپن ۶/
آریہ سماج کیا ہے ۱/
پہلا ہار اور مانش بہگسن ۱/

بیر راجپوت ناٹک	۴/
ویدک سوراجیہ	۲/
آریہ جاتی سنگٹھن	۲/
پنڈت ہیم سین اور آریہ سماج	۴/
موکھش پراپتی کر سادھن	ا/
سبھیتا کا اتہاس	۱۲/
جیون وید	عہ/
کرنامرت	۱۰/
ستیارتھی کا اتہاس نمبر ۱	۴/
نمبر ۲	۵/
آریہ پتھک گرنتھاولی بھومکا	۶/
ہوم یگیہ پتھک	۸/
اتھروید الوچن میمانسا	عہ/
آریہ پتھک	عہ
پرنس تیمارک	۸عہ
آریہ ویش رتن مالا	۰/
دھرم سکھشا	۶/
مہاتما ہنسراج	۴/
پنڈت گرودت	۴/
سوامی دیانند	۴/
پنڈت لیکھرام	۴/
پنڈت مدن موہن مالوی	۴/
اپنشد پرکاش	۶
درشٹانت ساگر حصہ اول	۴/

درشٹانت ساگر حصہ دوم ۱۲/
شنکیرتن آچھنا دلی ۳ روپیہ کو نا ہیں لٹریچر ۹/
دکمیل ستیوانات ۴/ انگریزی کتب
ستیارتھ پرکاش انلھ ورکس آف گورودت ۔۔
فاؤنڈیشن ہیڈ آف ریلیجن سندھ انگلش

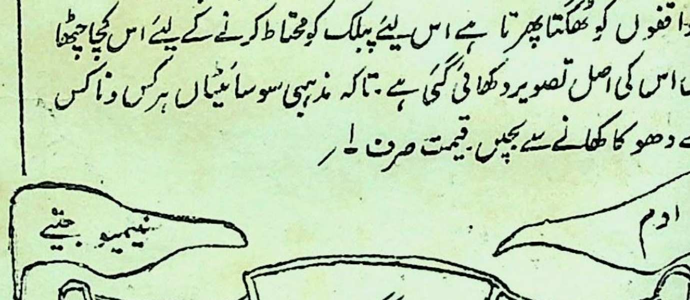
ویداز اور آسٹریلیا باقی دیانند
سے انگریزی پرسپشن آف دیانند یادگار ویدی گن مالا
اگنی ہوترا ہائی گورنمنٹ آفیشلز ان آریہ سماج
سوامی دیانند (اے بندہ گوشی) ۲ سوامی دیانند
اینڈ دی ویداز اربی لیفس آف دیانند
ویدک فلاسفی مجلد ۲
مینیفیسٹس آف نائج مجلد للعہ وغیرہ وغیرہ
ان کے علاوہ ویدک دھرم کے متعلق تمام کتابیں
ہندی اردو و انگریزی یہاں سے مل سکتی
ہیں۔ آریہ مسافر دہلی
ویدک سدھانتوں کا منڈن اور مت متانتر کا پرزور کھنڈن کرنیوالا ماہواری رسالہ ایڈیٹر
پنڈت دھرم بھکشو جی سالانہ قیمت سے

مینیجر آریہ ساہتیہ پستکالیہ

نئی سڑک دہلی

عبادت الٰہی کا سچا طریقہ یا ویدک سندھیا اس میں عبادت
الٰہی کی ضرورت اور ویدک سندھیا کے افضل ترین ہی نہیں بنی نوع انسان کیلئے
واحد طریق عبادت ہونے پر واضح اور مدلل بحث کر کے سندھیا کے منتروں کی خاص
مطالب پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اصل منتر معہ لفظی معنے و ترجمہ کے درج
ہیں قیمت تین آنے (۳ر)

حصہ ... **ارمان کا کچا چٹھا**۔ منشی راج نارائن ارمان آچار دیوہار کے لحاظ
سے کسی مذہبی پلیٹ فارم پر آنے کے ہرگز ہرگز لایق نہیں۔ لیکن مختلف طریقہ کی
چالاکیوں سے دھارمکتا کی آڑ لے کر وہ اپنے عیوب پر پردہ پوشی کرتا اور
ناواقفوں کو ٹھگتا پھرتا ہے اس لیئے پبلک کو محتاط کرنے کے لیئے اس کچا چٹھا
میں اس کی اصل تصویر دکھائی گئی ہے۔ تاکہ مذہبی سوسائیٹیاں ہر کس و ناکس
سے دھوکا کھانے سے بچیں۔ قیمت صرف ۱ر



رجسٹرڈ چار چیزیں

(۱) پتھک ہون ساگری ۔۔ فی سیر (۲) دیو دھوپ اور دیو دھوپ بتی ۸ فی سیر
(۳) پتھک ترپھلا تیل آدھا ۔۔ (۴) پتھک ٹائیلیٹ سوپ چھ ٹکیہ کا بکس ۱ر

ملنے کا پتہ

نیجر۔ آریہ ساہتیہ پستکالیہ دہلی

آریہ ساہتیہ پستکالیہ دہلی

ہندی کتب		پرنس بسمارک	۸عہر	اپنشد پرکاش درشنانند	
آرتھ شاستر بالکرشن جی ایم اے	۸عہر	سوشیلا	۴ر	**کتب اردو**	
سوراجیہ ״	عہر	لکھشمی	۴ر	سنسکار ودہی	
ویدوکت راجیہ	۸ر	سرشٹی کا اتہاس نمبرا	۴ر	سنسکار دیپکا	
عیسائی سدہانت درپن	۶ر	نمبر۲	۵ر	دنیا کے نو مذہبی ریفارمر	
آریہ سماج کیا ہے	ار	آریہ پتھک گرنتھاولی پہلا ایڈیشن	۶ر	وکیل حیوانات	
پہلا ہار اور ہانس بھکشن	ار	״ ״ دوسرا ایڈیشن	۴ر	نارائن کرشن ایڈیشن	
فلورنس نائٹنگیل	۲ر	״ ״ تیسرا ایڈیشن	۵ر	نارائن کرشن چرتر	
ویر راجپوت ناٹک	۴ر	رشی پتر اور وگیاپن	۸ر	سوامی دیانند	
ویدک سوراجیہ	۳ر	کرنامرت	۱۰ر	نیائے شاستر	
آریہ جاتی سنگھٹن	۲ر	آریہ ویش رتن مالا ہندی	ار	وشیشک	
بھیم سین اور آریہ سماج	۳ر	آدرش محلائیں	۸ر	سانکھ	
آریوں کی وگیانک انتی	۳ر	سبھٹ ترون	۸ر	اپنشد پرکاش	
موکش پراپتی کے سادھن	ار	سبھیتا کا اتہاس	۱۲ر	ویاکھیان مکتاولی	
اتھر وویدالوچن میمانسا	۱۰ر	رشی جیون کتھا	۱۲ر	رشی جیون کتھا	
ہومیو پیتھک	۸ر	جیون چرتر سوامی دیانند	۴ر	کتب شو برت لال	
آریہ پتھک	عہر	״ پنڈت گورودت	۴ر	وغیرہ وغیرہ	

ملنے کا پتہ منیجر آریہ ساہتیہ پستکالیہ نئی سڑک دہلی